عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ • شمارہ نمبر ۲۲ • بتاریخ ۵ تا ۱۱ نومبر ۱۹۹۳ء

بارھویں

عالمی ختم نبوت کانفرنس

صدیق آباد (ربوہ)

قادیانی آئین کے پابند ہوکر
حقوق حاصل کرسکتے ہیں۔

دربارِ خلافت میں
ایک مجرم کا
ایفائے عہد

آل پاکستان
ختم نبوت کانفرنس
خطابات و جھلکیاں

فخر المحدثین حضرت
شاہ عبدالعزیزؒ
کی حاضر جوابی

ختم نبوت کانفرنس
قراردادیں و مطالبات

آپ
کس مقام پر
ہیں ؟

حضرت مولانا محمد احمد صاحب کراچی

چھٹا درس

سورۃ الحجرات

انسان کی فضیلت' شرف اور عزت کا اصلی معیار نسب نہیں بلکہ تقویٰ و طہارت ہے

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

یایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ و اتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم ○

"اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو' کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے' کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو' اور اللہ سے ڈرتے رہو' بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

تفسیر و تشریح

گزشتہ سے وہ ہدایات بیان ہو رہی ہیں کہ اول تو مسلمانوں میں نزاع و اختلاف پیدا ہی نہ ہوں اور اگر کبھی ایسا ہو جائے تو اس کو ختم کرنے کی ہدایت دی گئی اور ایسی باتوں سے منع فرمایا گیا کہ جس سے اختلاف بڑھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں گزشتہ آیات میں یہ ہدایت دی گئی تھی کہ مسلمانوں کی ایک جماعت دوسری جماعت سے یا ایک فرد دوسرے فرد سے تمسخر نہ کرے۔ نہ کھوج کرید کر ایک دوسرے کے عیب نکالے جاویں' نہ برے ناموں اور برے القاب سے مقابل کو یاد کیا جاوے کیونکہ ان سب باتوں سے عداوت و نفرت میں ترقی ہی ہوتی ہے۔

اب آگے اس آیت میں مزید ان باتوں سے منع کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کو روکا جاتا ہے کہ جن سے اختلاف اور تفریق باہمی بڑھتی ہے۔

پہلی چیز جس سے اس آیت میں ممانعت فرمائی گئی وہ بدگمانی ہے۔ بدگمانی بھی فساد کی جڑ ہے۔ جب ایک فریق دوسرے فریق سے بدگمان ہو جاتا ہے اور حسن ظن کی گنجائش نہیں چھوڑتا تو مخالف کی کوئی بات ہو۔ اس کا محمل اپنے خلاف نکال لیتا ہے۔ اس کی بات میں ہزار احتمال بھلائی کے ہوں اور صرف ایک پہلو برائی کا نکلتا ہو تو ہمیشہ بدگمانی کرنے والے کی طبیعت برے پہلو کی طرف چلے گی اور اس برے اور کمزور پہلو کو قطعی اور یقینی قرار دے کر فریق مقابل پر الزام اور تہمتیں لگانا شروع کردے گا اور پھر یہی نہیں کہ صرف بدگمانی پر اکتفا ہو۔ نہیں بلکہ اس جستجو میں بھی رہتا ہے کہ دوسری طرف کے اندرونی بھید معلوم ہوں۔ جس پر خوب حاشیے چڑھائیں اور پھر اس کی غیبت سے اپنی مجلس گرم کریں۔ اس آیت میں قرآن کریم نے ان تینوں باتوں سے منع فرمایا۔ اگر مسلمان اسی زیر تفسیر ایک آیت پر عامل ہو جائیں تو آپس میں جو اختلافات پیش آجاتے ہیں وہ اپنی حد سے آگے نہ بڑھیں اور چند روز میں نفسانی اختلافات کے نام و نشان باقی نہ رہیں۔ تو پہلی چیز جس کی یہاں اس آیت میں ممانعت فرمائی گئی ہے وہ سوء ظن یا بدگمانی ہے۔ یہ بدگمانی ایسی بری چیز ہے کہ اس سے دلوں کے اندر کینے کے اژدھے پلتے ہیں اور جماعت میں افتراق و تشتت پیدا ہوتا ہے۔ اس بدگمانی کی بدولت اچھے اچھے دوست اور رشتہ دار بھی جدا ہو جایا کرتے ہیں اور برخلاف اس خراب عادت کے نیک گمانی ایسی اچھی صفت ہے کہ برے تعلقات کو بھی الفت و محبت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ احادیث میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک گمانی کی بڑی تاکید اور بدگمانی سے بچنے کی سخت ضرورت و اہمیت بیان فرمائی ہے۔ ابن ماجہ میں ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ طواف کرتے ہوئے خانہ کعبہ کو مخاطب کر کے فرمایا تو کتنا پاک گھر ہے۔ تو کیسی اچھی خوشبو والا ہے۔ تو کس قدر عظمت والا ہے اور کیسی بڑی حرمت والا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کہ مومن کی حرمت' اس کے مال اور اس کے جان کی حرمت اور اس کے ساتھ نیک گمان کرنے کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری حرمت سے بہت بڑی ہے۔ امیرالمومنین حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ آپؓ نے فرمایا تیرے مسلمان بھائی کی زبان سے جو کلمہ نکلا ہو جہاں تک تجھ سے ہو سکے اسے بھلائی اور اچھائی پر محمول کر۔ ایک حدیث میں حضورؐ نے فرمایا کہ بدگمانی سے بچو گمان سب سے بڑی جھوٹی بات ہے۔ بدگمانیوں کی عام عادت بطور وباء کے ہم لوگوں میں اس طرح پھیلی ہوئی ہے کہ بات بات پر بلاوجہ بھائیوں سے بدگمانی' بیوی بچوں سے بدگمانی' پڑوسیوں سے بدگمانی' دوستوں اور ساتھیوں سے بدگمانی' نوکروں اور خادموں سے بدگمانی۔ گویا بدگمانی کو ہم لوگوں نے اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے۔ جس کی اس آیت میں قطعاً" ممانعت فرمائی گئی ہے۔ یہ بدگمانی کی خلش اگر دل سے دور ہو جائے تو ہم میں سے ہر ایک کی زندگی کتنے راحت سے بسر ہونے لگے۔

دوسری چیز جس کی اس آیت میں ممانعت فرمائی گئی وہ کسی کے عیبوں اور کمزوریوں کی تفتیش اور جستجو میں نہ پڑنے کی ہے۔ یہ تجسس اور دوسروں کے عیبوں کی دریافت اور ٹٹول بھی کمینہ حرکات ہیں۔ تاوقتیکہ کوئی شرعی مصلحت یا ضرورت ہی اس کی نہ آپڑے۔ ایک شخص کو حضرت ابن مسعودؓ کے پاس لایا گیا کہ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے گر رہے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا ہمیں بھید ٹٹولنے اور عیبوں کی تفتیش سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں جو بات ظاہر ہو گی ہم اس پر مواخذہ کریں گے۔ ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اگر تو مسلمانوں کے عیب ڈھونڈنے کے درپے ہو گا تو کام خراب ہو جائے گا۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی کی پردہ پوشی دنیا میں کرے گا' خدا اس کی پردہ پوشی آخرت میں کرے گا۔

باقی ص ۲۶ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲۔ شمارہ نمبر ۲۲
تاریخ ۱۷ تا ۲۳ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ
بمطابق ۵ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

۱۔ درس قرآن۔ سورۃ الحجرات۔ چھٹا درس ــــــ ۲
۲۔ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس قراردادیں و مطالبات (اداریہ) ــــــ ۴
۳۔ دربار خلافت میں ایک مجرم کا ایفائے عہد ــــــ ۵
۴۔ آپ کس مقام پر ہیں؟ ــــــ ۶
۵۔ حقیقت توبہ۔ ایک تقریر ــــــ ۷
۶۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی حاضر جوابی ــــــ ۱۰
۷۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا ــــــ ۱۱
۸۔ قادیانیوں کا عبرتناک انجام (دوسری قسط) ــــــ ۱۲
۹۔ بزم ختم نبوت ــــــ ۱۴
۱۰۔ وزیر چناں شہریارے چناں ــــــ ۱۵
۱۱۔ بارھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس (ربوہ) ــــــ ۱۶
۱۲۔ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس خطابات و جھلکیاں ــــــ ۱۸
۱۳۔ مرزا قادیانی اپنی اور اپنے بیٹے کی نظر میں ــــــ ۲۲
۱۴۔ طب و صحت۔ برہمی بوٹی ــــــ ۲۵

سرپرست ــــ مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ
مدیر اعلیٰ ــــ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مدیر مسؤل ــــ عبدالرحمان باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

سرکولیشن منیجر ــــ محمد انور رانا
قانونی مشیر ــــ منظور علی حبیب ایڈووکیٹ
کاتب ــــ خوشی محمد انصاری
پبلشر ــــ عبدالرحمان باوا
طابع ــــ سید شاہد حسن
مطبع ــــ القادر پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت ــــ ۱۰۳ پرنٹنگ لائن کراچی

رابطہ

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر 7780337

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE

بیرون ملک چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۴۳

سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

اندرون ملک چندہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۱/۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو منعقد ہونے والی

کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں اور مطالبات

- کل پاکستان تحفظ ختم نبوت صدیق آباد کا یہ عظیم اجتماع بھارت میں واقع درگاہ حضرت بل کی مسلسل بے حرمتی کے خلاف شدید غم وغصے کا اظہار کرتا ہے۔ درگاہ شریف کے تقدس کے تحفظ میں بھارتی پولیس اور فوج کے ہاتھوں شہید ہونے والے کشمیری مسلمانوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔ یہ اجتماع دعا کرتا ہے کہ رب العزت ان کی شہادت اور قربانی کو قبول فرمائے۔
- یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کو فی الفور ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے۔ پاک فوج میں قادیانی افسران کلیدی پوسٹوں پر قابض ہیں حالانکہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے کہ جہاد حرام ہے۔ ایک نظریاتی مملکت میں نظریاتی دشمنوں کا حساس عہدوں پر موجود ہونا ملک وملت کے مفاد' استحکام' دفاع اور بقا کے منافی ہے۔ لہذا سول' پاک فوج اور دیگر سرکاری اداروں سے قادیانی افسروں کو نکالا جائے۔
- سابق حکومت نے ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے احتجاج پر قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے مطالبہ کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ بعد ازاں نام نہاد انجمنوں کے احتجاج پر اس فیصلہ پر عملدرآمد روک دیا گیا۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اندراج کے فیصلہ پر فوری عملدرآمد کرایا جائے۔ تاکہ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرکے دھوکہ نہ دے سکیں۔
- یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کرکے صدیق آباد رکھنے کا سرکاری طور پر اعلان کیا جائے۔ نیز کمشنر فیصل آباد ڈویژن اور بورڈ آف ریونیو پنجاب کے دفتر میں کارروائی جلد مکمل کی جائے۔
- سابقہ نگران حکومت نے اقلیتوں کے ساتھ امتیازی قوانین کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ جس کی رپورٹ پر اقلیتوں سے متعلق قوانین کو بدلا جانا ہے۔ قادیانیوں کے سوا کوئی اقلیت موجودہ قوانین پر غیر مطمئن نہیں۔ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور کہلوانے پر مصر ہیں۔ نگران حکومت کی قائم کردہ کمیٹی کا قیام درحقیقت قادیانیوں کی سابقہ حیثیت بحال کرنے کی سازش ہے۔ لہذا یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اس کمیٹی کو توڑنے کا اعلان کیا جائے۔
- سابقہ نگران حکومت نے قادیانیوں کو تحفظ دینے کے لئے قادیانیوں کے ایما پر قائم کردہ حقوق انسانی کمیشن کو وزارت داخلہ اور وزارت قانون کے ماتحت کردیا تاکہ قادیانیوں کے بارے میں آئینی و قانونی اقدامات کو منسوخ کیا جاسکے۔ عوام کی منتخب اسمبلی اور قانون ساز اداروں کی موجودگی میں حقوق انسانی کمیشن کو قانونی تحفظ فراہم کرنے کا اقدام صریحاً "غیر آئینی و غیر قانونی ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حقوق انسانی کمیشن کی قانونی حیثیت ختم کی جائے۔
- پاکستان میں بسنے والی غیر مسلم اقلیتوں کو آئین و قانون کے تحت جو بنیادی شہری حقوق حاصل ہیں وہ ان کا آئینی و جمہوری حق ہے۔ ہم انہیں یہ حقوق دیئے جانے کے حق میں ہیں۔ لہذا یہ اجتماع انسانی حقوق اور انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ میں بسنے والے رہائشیوں کو ان کے مالکانہ حقوق دیئے جائیں اور انجمن احمدیہ کے نام سے زمین کی الاٹمنٹ منسوخ کی جائے۔
- یہ اجتماع ملک میں دہشت گردی' تخریب کاری' دینی سیاسی رہنماؤں کے وحشیانہ قتل اور مساجد میں بے گناہ نمازیوں پر فائرنگ اور بموں کے دھماکوں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت مساجد اور دینی رہنماؤں کی حفاظت کے لئے موثر اقدامات کرے۔
- موجودہ منتخب حکومت نے انتخابات کے موقع پر اعلان کیا تھا کہ وہ آٹھویں ترمیم کو یکسر ختم کردے گی۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ آٹھویں ترمیم میں شامل اسلامی دفعات' شرعی عدالتوں اور بالخصوص امتناع قادیانیت آرڈیننس کو منسوخ نہ کیا جائے۔ اگر حکومت نے ایسا اعلان کیا تو اس کے خلاف بھرپور تحریک چلائی جائے گی۔
- یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان کے علاقہ تربت میں ذکری فتنہ کے خود ساختہ کوہ مراد کے نقلی حج پر پابندی عائد کی جائے۔ نیز ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

باقی ص ۲۷ پر

تحریر۔ جناب شبیر احمد قاسمی

دربارِ خلافت میں ایک مجرم کا ایفائے عہد

مجھے خلیفہ کا حکم اور قانون شریعت کو تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں

ایک دن حضرت عمر فاروقؓ کا سادہ دربار سرگرم انصاف و عدل تھا۔ اکابر صحابہؓ موجود تھے اور مختلف معاملات پیش ہو کر طے پا رہے تھے کہ اچانک ایک خوش رو نوجوان کو دو شخص پکڑے ہوئے لائے اور استغاثہ پیش کیا کہ۔

"اے امیرالمومنین اس ظالم سے ہمارا حق دلوایئے۔ اس لئے کہ اس ظالم نے میرے بوڑھے باپ کو مار ڈالا۔"

حضرت عمرؓ نے اس نوجوان کی طرف دیکھ کر فرمایا۔

"میں دعویٰ تو سن چکا اب بتاؤ تمہارا اس دعوے سے متعلق کیا جواب ہے؟"

مدعا علیہ نے پورا واقعہ بیان کیا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ۔

"مجھ سے جرم تو ضرور ہوا ہے اور میں نے نہایت طیش میں آ کر ایک پتھر اسے دے مارا جس کی ضرب کی تاب نہ لا کر وہ ضعیف مر گیا۔"

حضرت فاروق اعظمؓ نے فیصلہ صادر فرمایا کہ۔

"تجھے دعویٰ کا اعتراف ہے۔ لہٰذا اب قانون شرعی کے مطابق قصاص کا عمل لازمی ہو گیا اور اس کے عوض تمہیں اپنی جان دینی ہو گی۔"

نوجوان نے سر جھکا کر عرض کیا۔

"مجھے خلیفہ کا حکم اور قانون شریعت کو تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ لیکن ایک بات کی درخواست ہے۔"

ارشاد ہوا۔

"وہ کیا؟"

اس نے کہا۔

"میرا ایک چھوٹا نابالغ بھائی ہے۔ والد مرحوم نے کچھ سونا چھوڑا تھا اور میرے سپرد کیا تھا کہ وہ بالغ ہو تو اس کے سپرد کر دوں۔ میں نے اس سونے کو زمین میں ایک جگہ دفن کر دیا اور اس کا حال سوائے میرے کسی کو نہیں معلوم۔ اگر وہ سونا اس کو نہ ملا تو قیامت کے دن ذمہ دار ہوں گا۔ اس لئے اتنا چاہتا ہوں کہ عدالت تین دن کے لئے مجھے ضمانت پر چھوڑ دے۔"

حضرت عمرؓ نے قدرے غور و فکر کے بعد فرمایا۔

"کون ضمانت دیتا ہے کہ تو تین دن کے بعد تکمیل قصاص کے لئے چلا آئے گا؟"

اس نوجوان نے چاروں طرف دیکھا اور حاضرین عدالت کے چہروں پر ایک سرسری نظر ڈالی اور پھر حضرت ابوذر غفاریؓ کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا کہ۔

"وہ میری ضمانت دے دیں گے۔"

اس پر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ۔

"کیا آپ اس کی ضمانت دیتے ہیں؟"

انہوں نے فرمایا۔

"ہاں بے شک میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ یہ تین دن کے بعد عدالت میں حاضر ہو جائے گا۔"

غور کا مقام ہے کہ ایسے جلیل القدر صحابیؓ کی ضمانت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ بھی راضی ہو گئے اور ان دونوں مدعیوں نے بھی اس پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا اور اسے چھوڑ دیا۔

اب تیسرا دن تھا جب قانون شریعت کا نفاذ ہوتا یعنی مجرم سے قصاص لیا جاتا۔ حضرت عمرؓ کا دربار خلافت بدستور قائم ہوا۔ تمام جلیل القدر صحابیؓ جمع ہو گئے۔ دونوں مدعی بھی حاضر ہوئے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ بھی تشریف لائے اور وقت مقررہ پر مجرم کا انتظار کیا جانے لگا۔ وقت گزرتا جا رہا تھا اور مجرم کا پتہ نہیں۔ صحابہ کرامؓ میں ابوذر غفاریؓ سے متعلق تشویش ہو رہی تھی۔

مدعیان نے بڑھ کر کہا۔

"اے ابوذرؓ ہمارا مجرم کہاں ہے؟"

کمال استقامت اور ثابت قدمی سے انہوں نے جواب دیا۔

"اگر تیسرے دن کا وقت مقررہ گزر گیا اور تمہارا مجرم نہ آیا تو خدا کی قسم میں اپنی ضمانت پوری کروں گا۔"

عدالت فاروقیؓ بھی جوش میں آ گئی۔ حضرت فاروق اعظمؓ بھی سنبھل کر بیٹھے اور فرمایا۔

"اگر وہ نہ آیا تو ابوذرؓ کی نسبت وہی عدالت کی کارروائی ہو گی۔ جس کی شریعت متقاضی ہو گی۔"

خلیفہ وقت کی عدالت سے اس حکم کا جاری ہونا تھا کہ صحابہؓ میں تشویش پیدا ہو گئی اور بعض صحابہؓ آب دیدہ ہو گئے۔ مجبور ہو کر بعض صحابہ کرامؓ نے مدعیان سے کہنا شروع کیا۔ "تم خون بہا قبول کر لو۔"

مدعیان نے قطعی انکار کیا اور کہا کہ۔

"ہم خون کے بدلے میں خون ہی چاہتے ہیں۔"

غرض لوگ اسی پریشانی میں تھے کہ اچانک مجرم نمودار ہوا مگر اس حالت میں کہ پسینہ میں ڈوبا ہوا تھا اور سانس پھولی ہوئی تھی۔ وہ آتے ہی حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے پیش ہوا اور خندہ پیشانی سے سلام کیا اور عرض کیا کہ۔

"میں نے اس بچہ کو اس کے ماموں کے سپرد کر دیا اور اس کی کل جائیداد انہیں بتا دی اب آپؓ جو خدا اور رسولؐ کا حکم ہو اسے بجا لائیں۔"

حضرت ابوذر غفاریؓ جو ایسے نازک وقت پر بھی کمال استقامت اور ثابت قدمی کا پیکر تھے۔ ارشاد فرمایا۔

"اے امیرالمومنین خدا کی قسم میں جانتا بھی نہ تھا کہ یہ مجرم کون ہے؟ اور کہاں کا رہنے والا ہے؟ اور نہ اس سے پہلے کبھی اس کی صورت دیکھی تھی۔ حاضرین عدالت میں سب کو چھوڑ کر اس نے مجھے اپنا ضامن بنایا تو مجھے انکار کرنا مروت کے خلاف معلوم ہوا۔ اور اس کے چہرے نے مجھے یقین دلایا کہ یہ شخص اپنے عہد میں سچا ہو گا اس لئے میں نے اس کی ضمانت لی۔"

مجرم کے اس تشویش ناک وقت میں آ پہنچنے پر حاضرین میں ایسا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا کہ دونوں مدعیوں نے جوش میں آ کر عرض کیا۔

"اے امیرالمومنین! ہم نے اپنے باپ کا خون معاف کیا۔"

آ۔م۔۲۹ر

سوچنے کی بات

از۔ ولیہ نگہت' ایم اے' ایل ٹی

آپ کس مقام پر ہیں؟

اسلام ایسا روشن خیال نہیں ہے کہ وہ تم کو گناہ کی اجازت دے

میں نے ایک بار ایک بچے سے پوچھا۔

"تم گالی کیوں بک رہے ہو؟"

اس نے مجھے حیرت سے گھورا۔ جیسے میں عجائب گھر کی کوئی فرد ہوں اور تحیرانہ انداز میں کہا۔

"یہ گالی ہے!"

میں اس غیر متوقع جواب پر حیران رہ گئی۔ وہ بچہ غیر شریفانہ ماحول اور اخلاق سوز فضا کا اس قدر عادی ہوچکا تھا کہ اس کی نظر میں نیک و بد کی تمیز بالکل ختم ہوچکی تھی۔ برائی اس کی نظر میں برائی تھی ہی نہیں۔ اسی طرح اگر آپ فیشن ایبل لڑکی کے عریاں لباس' بے شرمی یا بے حیائی پر اعتراض کریں تو وہ آپ کو بالکل بے وقوف سمجھے گی اور آپ کے لیکچر پر تعجب کا اظہار کرے گی۔ جس طرح ہمارے بزرگوار آج کی حالت دیکھ دیکھ کر کڑھتے ہیں اور حیرت زدہ رہتے ہیں۔ بالکل یہی کیفیت نئی نسل کی ہے' وہ پرانے لوگوں کے خیالات اور طور طریق کو دیکھ کر متعجب ہوتے ہیں اور انہیں احمق تصور کرتے ہیں۔ اسی لئے تو اکبر نے تجویز پیش کی ہے۔

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

اپنے بزرگوں کی زبانی برابر سنتی رہی ہوں کہ پہلے لوگ گناہ کو گناہ سمجھتے تھے۔ اگر ناوانستگی میں کوئی بات خلاف شرع بات سرزد ہوتی تو لوگ انتہائی نادم و پشیمان ہوتے' توبہ و استغفار کرتے' لیکن آج لوگ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں' جہاں گناہ کا احساس بالکل ہی ختم ہوچکا ہے۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج کے انسان کا ضمیر سویا ہوا نہیں بلکہ مردہ ہو کر دفن ہوگیا۔ عصیاں کا بازار گرم ہے۔ ہر روز سینکڑوں گناہ ہوتے ہیں۔ غیر اسلامی روایات کا بول بالا ہو رہا ہے۔ بدعات اور فضول رسموں سے انسان دن بدن جکڑتا چلا جارہا ہے۔ لیکن ضمیر بالکل خاموش ہے۔ ایک ہلکی سی کراہ بھی نہیں ابھرتی گناہ کے اندھیرے جنگل میں ضمیر کی مدھم سی روشنی بھی نہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دین کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو۔ لیکن حیف صد حیف کہ رسی ہی ہاتھوں میں نہیں ہے۔ اگر کسی کو غلطی پر ٹوکئے تو جواب ملتا ہے۔ "ارے اس میں حرج ہی کیا ہے۔ یہی جواب دیتے وہ بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتا رہتا ہے۔"

چند روز ضمیر ملامت کرتا ہے۔ پھر وہ بھی اس بے حیائی سے اکتا کر خاموش ہوجاتا ہے اور دھیرے دھیرے گناہ کا احساس دل میں جاتا رہتا ہے۔ دریا میں بند باندھتے وقت اگر ایک چھوٹا سا سوراخ رہ جائے بنانے والا کے چھوٹا سوراخ ہے کھلا رہنے میں حرج کیا ہے؟ آپ اس زبردست نقصان اور خطرہ کو بخوبی سمجھ سکتی ہیں۔ جو چند گھنٹوں میں وقوع پذیر ہونے والا ہے۔

میں ایک ایسی لڑکی سے واقف ہوں جو نہایت نیک' پابند شرع اور دیندار خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ دھیرے دھیرے اس میں دنیا کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر تبدیلی پیدا ہونا شروع ہوئی۔ جب اس کے بزرگ اس ٹوکتے تو وہ جواب دیتی۔ سر کھلا رکھنے میں حرج ہی کیا ہے۔ گرمی بہت معلوم ہوتی ہے۔ پھر جمپر کی آستین چھوٹی ہوتے ہوتے بالکل غائب ہوگئیں۔ دوپٹہ مفلر کی طرح مستقل گلے میں پڑا رہنے لگا۔ یہاں تک آج وہ اس میں حرج ہی کیا ہے۔ کہتے کہتے بے پردہ پورے میک اپ میں سڑکوں پر گھومتی پھرتی ہے۔ ذرا بطور جائزہ لیجئے کہ پہلے تو گناہ صغیرہ کا احساس ختم ہوا پھر گناہ کبیرہ بھی بغیر احساس کے شوق سے کئے جانے لگے۔

اب تو گناہ کے لئے بڑے دلچسپ جواز پیش کئے جانے لگے ہیں۔ ایک دفعہ رمضان شریف میں اپنی کلاس فیلو کو لپ اسٹک لگائے ہوئے دیکھ کر میں نے کہا کم از کم رمضان شریف کا احترام کرو۔

اس نے برا مانتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ تو ہر بات پر اعتراض کرتی ہیں۔ اسلام اتنا تنگ اور محدود نہیں ہے۔ میں نے دل میں سوچا کتنا خوبصورت جواز ہے۔ مذہب کی روشن خیالی اور وسیع النظری کا ڈھنڈورہ پیٹ کر خوب گناہ کرو۔" میں نے جواب دیا۔

اسلام ایسا روشن خیال نہیں ہے کہ وہ تم کو گناہ کی اجازت دے۔ شراب پیو' جھوٹ بولو' شرک کرو' دوسروں کا دل دکھاؤ اور کہو کہ اسلام اتنا تنگ نظر نہیں کہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی ممانعت کرے۔

اس نے میری بات مانی ہو یا نہ مانی ہو' اس وقت تو چراغ پا ہوگئی کیونکہ احساس گناہ اس میں تھا ہی نہیں۔

اسلام نے گناہ کے دروازے بڑے سختی اور مضبوطی سے بند کردیئے ہیں۔ جس عمل سے انسانیت کو خطرہ ہو۔ جس کام سے اسلام کی دیواریں منہدم ہوتی ہوں اس کو بڑی سختی سے منع کردیا ہے۔ انسان ذرا سی ڈھیل دیتا ہے اور وہ بڑھتے بڑھتے خطرناک شکل اختیار کرلیتا ہے۔ مغربی ممالک میں جو حیا سوز واقعات بڑھ رہے ہیں وہ اسی احساس گناہ کے ختم ہوجانے کے نتائج ہیں۔

اگر آپ کسی ایسے شخص کو شراب پینے کے لئے دیجئے جس نے کبھی شراب نہ پی ہو تو وہ پہلے جھجھکے گا' ہچکچائے گا' ہوسکتا ہے کہ پہلے دن نہ بھی پئے۔ دوسرے دن آپ کے اصرار سے وہ تھوڑی سی شراب پی ڈالے گا لیکن اس کا سارا دن سخت الجھن اور سوچ و فکر میں گزرے گا ممکن ہے کہ اس الجھن میں اس کو نیند بھی نہ آئے۔ تیسرے دن آپ کے اصرار سے وہ پھر شراب منہ میں لگاتا ہے اور اس کی لذت سے محظوظ ہوتا ہے۔ یقین کیجئے رفتہ رفتہ اس کی الجھن فکر و افکار بالکل ختم ہوجائیں گے اور کچھ روز بعد وہ نڈر ہو کر شراب پینے لگے گا۔ اب نہ اس کا ضمیر کچوکے لگائے گا۔ نہ الجھن میں اس کی نیند حرام ہوگی کیونکہ اب وہ بے باک اور نڈر گنہگار بن چکا ہے۔ گناہ میں بڑی لذت ہے اسی لذت سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کی ہوئی زبردست نعمت' احساس اور دل کی کھٹک" ہے جو بندوں کو ودیعت کی گئی ہے۔ جب تک انسان کے پاس احساس کی دولت موجود رہتی ہے وہ اس لذت سے بچنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب یہ دولت احساس ختم ہوجاتی ہے تو وہ گناہ کی لذت کو حاصل کرنے کی ہر ممکن سعی کرتا ہے۔ خدارا مردہ ضمیر کو جھنجھوڑیئے سوئے ہوئے دماغ کو بیدار کیجئے۔ اپنی قوت فکر و احساس کو زندہ کیجئے۔ شاید خدا کی رحمت ہوجائے اور دولت احساس سے ہمکنار ہوں۔

غور سے دیکھئے آپ کس مقام پر ہیں؟ اگر صحیح راستہ پر گامزن ہیں تو خدا کا شکر ادا کیجئے۔ اگر غلط راستہ پر آگئی ہیں تو لوٹ چلئے وقت اور لمحہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے جلدی کیجئے۔

از۔ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی

حقیقتِ توبہ ○ ایک تقریر

غیبت کرنا ایسے ہے جیسے مرے ہوئے بھائی کی لاش کو توڑ توڑ کر کھانا

حق تعالیٰ شانہ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتے ہیں اور جب بندہ توبہ کرتا ہے بہت خوش ہوتے ہیں۔ توبہ کا حاصل یہ ہے کہ اپنی خطا پر ندامت ہو' افسوس ہو کہ میں نے یہ خطا کی ہے' غلطی کی ہے۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ ندامت کی وجہ سے آدمی اللہ کے سامنے درخواست کرے کہ میری کوتاہی گستاخی معاف فرما دیجئے۔

اس کے واسطے چند چیزوں کی ضرورت ہے۔ خالی زبان سے کہہ دینا کہ میری خطا معاف کر دو' میں توبہ کرتا ہوں' یہ کافی نہیں۔

کانپور میں میرے ایک دوست کا ایک چھوٹا بچہ تھا جس کی عمر چار برس تھی۔ انہوں نے مجھ سے اس کی شکایت کی کہ یہ پیسے بہت مانگتا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کیوں رے۔ تو پیسے مانگتا ہے۔ اس نے فوراً" دونوں ہاتھ سے اپنے کان پکڑ لئے۔ پھر ہاتھ جوڑے۔ میں نے کہا کہ آئندہ تو پیسے نہیں مانگے گا۔ اس نے کہا۔ نہیں' بالکل نہیں۔ اس کے بعد باپ کے کہنی مار کے کہا۔ اب تو پیسے دو اب تو میں نے توبہ بھی کر لی۔

بس جیسی توبہ اس بچے نے کی' ہماری توبہ بھی اسی قسم کی ہوتی ہے کہ لفظ توبہ بول دیا اور سمجھ گئے کہ سارے منازل طے ہو گئے۔

بعض خطائیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی قضا بھی کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً" ایک شخص نے نماز نہیں پڑھی (تو توبہ کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس نماز کی قضا کرے۔ قضا کے بغیر توبہ کرنا اور کہنا) الٰہی میری توبہ میں نے نماز نہیں پڑھی۔ آئندہ پڑھا کروں گا۔ کافی نہیں بلکہ جن وقتوں کی نماز ترک کی ہے ان کی قضا کرنا ضروری ہے۔ (تب توبہ درست ہو گی)۔

ایسے ہی اگر کسی نے رمضان کے روزے نہیں رکھے تو اس سے توبہ کے لئے روزوں کی قضا کے بغیر توبہ کرنا اور کہنا کہ الٰہی میری توبہ آئندہ روزے رکھا کروں گا۔ اتنا کافی نہیں۔

ایسے ہی کسی نے زکوٰۃ ادا نہیں کی اس کے واسطے توبہ کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ زکوٰۃ ادا کئے بغیر اس کا توبہ کرنا اور کہنا۔ الٰہی میری توبہ آئندہ زکوٰۃ دیا کروں گا کافی نہیں۔

غرض کہ جن احکام و اوامر کی قضا ہو سکتی ہے اور شریعت نے ان کی قضا لازم کی ہے ان سے توبہ کے لئے ان کی قضا بھی کرے اور وقت پر ادا نہ کرنے کی معافی مانگے۔

اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کسی شخص کے ذمہ مالگذاری یا ٹیکس سرکاری محصول ہو۔ جس کی حد مقرر کر دی گئی ہو کہ فلاں تاریخ تک جمع کر دو۔ اس نے تاریخ پر جمع نہیں کیا دیر ہو گئی۔ اب وہ عدالت میں آ کر معافی مانگتا ہے کہ صاحب میں نے ٹیکس وقت پر جمع نہیں کیا۔ معاف کر دو۔ معافی چاہتا ہوں۔ وقت پر ٹیکس جمع نہ کرنے کی تو معافی ہو سکتی ہے لیکن کیا وہ ٹیکس بھی معاف ہو جائے گا۔ نہیں۔ ٹیکس دینا ہی پڑے گا۔

اسی طرح شریعت میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کی قضا لازم ہے ان کی قضا کئے بغیر توبہ مقبول نہیں۔

اسی طرح حقوق العباد میں توبہ کے لئے اس حق کی ادائیگی ضروری ہے۔ مثلاً" کسی نے کسی کا روپیہ مار لیا اور پھر کہتا ہے کہ میں معافی چاہتا ہوں۔ معاف کر دو۔ میں نے آپ کا روپیہ مار لیا ہے۔ یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس کا روپیہ جو ذمہ میں ہے اولاً" اس کو ادا کرے۔ پھر معافی مانگے کہ میں نے غلطی کی ہے کہ میں نے آپ کا روپیہ مار لیا تھا' مجھ کو ادا کرنا چاہئے تھا۔

غرض جیسا گناہ ویسی اس کی توبہ۔ **التوبۃ بمثل المعوبۃ۔** جیسا گناہ ویسی توبہ۔ مثلاً" گناہ اگر چھپ کر کیا ہے تو توبہ بھی چھپ کر کرے۔ کافی ہے۔ اور اگر گناہ دو چار آدمیوں کی موجودگی میں کیا ہے تو توبہ بھی دو چار آدمیوں کی موجودگی میں کرے۔ اس صورت میں چھپ کر توبہ کرنا کافی نہیں۔ مثلاً" کسی شخص کی غیبت کی' برائی کی اور اس کو علم ہے جس کی غیبت کی ہے اس کا تنہائی میں توبہ کرنا کہ میں نے توبہ کی' کافی نہیں۔ بلکہ جن لوگوں کے سامنے غیبت کی ہے ان کے سامنے توبہ کرے اور اللہ سے معافی مانگے۔

قرآن پاک میں غیبت کی ممانعت آئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہارا بھائی مر جائے اور اس کی لاش کا تم گوشت توڑ توڑ کر کھاؤ۔"

پس غیبت کرنا ایسے ہے' جیسے مرے ہوئے بھائی کی لاش سے توڑ توڑ کر کھانا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جانتے بھی ہو غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ **اللہ ورسولہ اعلم۔** اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ جس طرح وہ بتاویں وہی بات صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے بھائی کی کوئی بات اس کی پیٹھ پیچھے ایسی کہنا کہ اگر اس کے سامنے کہہ دے تو اس کو ناگوار گزرے۔ یہ غیبت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اگر وہ بات سچی ہو واقعتا" اس میں موجود ہو تب بھی غیبت ہے۔ ارشاد فرمایا۔ تب ہی تو غیبت ہے جو چیز واقعتا" اس میں موجود ہے اور وہ اس کی پیٹھ پیچھے کہی ہے۔ جو اس کے لئے گرانی یا ناگواری کا باعث ہے' اسی کا نام تو غیبت ہے اور جو چیز واقعتا" اس میں موجود ہی نہیں ہے اپنی طرف سے گھڑ کر کہی ہے یہ غیبت تھوڑا ہی ہے۔ یہ تو بہتان ہے۔

بہتان کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ پل صراط سے گزرتے وقت اس شخص کو وہیں روک دیا جائے گا جس نے دنیا میں کسی پر بہتان لگایا۔ اس سے کہا جائے گا کہ تم نے جو فلاں شخص پر بہتان لگایا تھا اس کا ثبوت لاؤ اور اس کے گواہ بتاؤ۔ جب تک گواہ نہیں پیش کرو گے۔ آگے نہیں بڑھ سکتے پل صراط پر اس کو کھڑا کر دیا جائے گا۔ نیچے جہنم کے شعلے بلند ہوتے ہوں گے۔ کوئی بجلی کی طرح سے کوندتا ہوا نکل جائے گا۔ کوئی ہوا کے جھونکے کی طرح نکل جائے گا۔ کوئی تیز رفتار گھوڑے کی طرح گزر جائے

گا۔ کوئی خراماں خراماں جائے گا۔ آگ ان پر اثر نہ کرے گی۔ لیکن جس شخص کا حال خراب ہے اس کو وہاں روک دیا جائے گا۔ کہہ دیا جائے گا کہ گواہ لاؤ۔ وہاں جھوٹے گواہ کہاں ملنے لگے۔ اس دنیا میں تو تیل کی کچھ ریوں پر جھوٹے گواہ مل جاتے ہیں اور آج کل تو بغیر تیل کی کچوریوں کے بھی مہیا ہو جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کو قیامت کی نشانی بتایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

"گواہی دیں گے بغیر گواہی طلب کئے۔"

یہ علامات قیامت میں سے ہے۔ اس دن وہاں کہاں سے گواہ لائیں گے۔ یہ بہتان کتنی خطرناک چیز ہے۔

اور غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے قلم سے بھی ہوتی ہے۔ بلکہ قلم کی غیبت زبان کی غیبت سے زیادہ سخت ہے۔ چونکہ جو بات زبان سے کہی تھی وہ تو ختم ہو گئی کسی کے ذہن میں رہی' کسی کے ذہن میں نہیں رہی۔ لیکن جو قلم سے غیبت کی کہ غیبت لکھ کر چھاپ دی' اشتہار شائع کروایا' پمفلٹ چھاپ دیا' غیبت و برائی کا رسالہ لکھ دیا یہ باقی رہنے والی چیز ہے۔ یہ گناہ مستقل اور دائمی ہو گیا جو بہت خطرناک ہے۔ القلم احد اللسانین۔ قلم دو زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ ایک آدمی کے منہ میں ہے' دوسری زبان ہاتھ میں ہے یعنی قلم۔ (جس کا خطرناک ہونا معلوم ہو چکا ہے)۔

ایک غیبت ہاتھ کے اشارہ سے ہوتی ہے۔ کوئی شخص چھوٹے قد کا ہے اس کو ہاتھ کے اشارہ سے ٹھگنا بتلا دیا۔ یہ بھی غیبت ہے۔ کوئی شخص لمبے قد والا ہے اس کی لمبائی کی طرف اشارہ کر کے بتلا دیا جو اس کو ناگوار گزرے۔ یہ بھی غیبت ہے۔ کوئی شخص اور کسی خرابی یا عیب میں مبتلا ہے اس کی طرف اشارہ کر کے بتا دیا یہ بھی غیبت ہے۔

ایک غیبت اور ہے بڑے انداز کی۔ کسی نے کسی مجلس میں بیٹھ کر کسی کی تعریف شروع کی کہ فلاں شخص بہت اچھا آدمی ہے تو حاضرین میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ جی ہاں۔ یا صرف گردن ہلا دیتا ہے کہ جی ہاں۔ اس صورت میں گو اس نے زبان سے کوئی برائی نہیں کی لیکن گردن ہلا کر اشارہ سے بتا دیا کہ اس کے عیوب آپ کو معلوم نہیں مجھے معلوم ہیں۔ واقعی وہ کیسا ہے آپ کو خبر نہیں آپ نہیں جانتے۔ میں جانتا ہوں۔ یہ بھی غیبت ہے اور نہایت خطرناک کہ اس کے غیبت ہونے کا خیال بھی نہیں ہوتا۔

ایک غیبت ایسی ہے کہ علامہ شامیؒ نے اس کو کفر لکھا ہے وہ اور زیادہ خطرناک ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے کسی کی برائی بیان کی۔ سننے والوں میں سے کسی نے کہا کہ اس کی غیبت نہ کرو تو کہتا ہے کہ اس میں غیبت کی کیا بات ہے۔ یہ تو سچی بات ہے میں اس کے منہ پر کہہ دوں۔ یہ تو بڑی بات ہے اس کو جائز قرار دے رہا ہے کیونکہ اس کی سچی بات کا بیان ہی تو غیبت ہے اور یہ اس کو جائز قرار دے رہا ہے حالانکہ اس کو قرآن پاک میں منع کیا گیا اور حرام قرار دیا گیا ہے۔ ولا یغتب بعضکم بعضا۔ تو گویا نص قطعی کا انکار کر رہا ہے۔ اور جس کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے اس کو جائز قرار دے رہا ہے جو کفر ہے۔ اس لئے علامہ شامیؒ نے اس کو کفر لکھا ہے۔ اللہ پاک محفوظ رکھے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم سب کو یہاں مسجد (جامعہ اسلامیہ ذابجیل کی مسجد) میں جمع فرما دیا ہے۔ جو لوگ تبلیغی جماعت میں جاتے ہیں ان کے متعلق میں تو کہا کرتا ہوں کہ جس شخص کو شراب کی عادت ہے۔ اور ایک چلہ کے لئے تبلیغ میں نکل گیا۔ چالیس روز ایسے گزر گئے کہ جن میں شراب نہیں پی۔ گھر رہتے ہوئے اس کو شراب چھوڑنا دشوار تھا لیکن جب سے تبلیغی چلہ میں نکلا شراب نہیں پی۔ شراب سے بچ گیا۔ گالی دینے کی اس کو عادت تھی۔ چلہ میں نکل کر چالیس روز تک گالی نہیں دی۔ لڑنے کی عادت تھی چالیس روز تک لڑا بھڑا نہیں۔ چوری کی عادت تھی چالیس روز تک چوری نہیں کی۔ غرض قسم قسم کے گناہوں میں ایک شخص مبتلا رہتا ہے۔ اخلاقی گناہ بھی ہیں' عملی گناہ بھی ہیں۔ مگر جب چالیس روز تک چلہ میں نکل گیا تو اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرما لیا۔ چالیس روز کے بعد جب واپس آتا ہے اس کے اثرات باقی رہتے ہیں۔ پھر اگر جلدی ہی دوبارہ تبلیغ میں چلا جائے تو اس کو اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر نہیں گیا تو آہستہ آہستہ پرانی عادات لوٹ آتی ہیں۔ پھر اگر چلا گیا تو پھر ان عادتوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

کسی نے چلہ میں نکل کر قرآن پاک یاد کرنا شروع کر دیا۔ کسی نے الحمد یاد کر لی۔ کسی نے قل ہو اللہ یاد کر لی۔ کسی نے آیت الکرسی یاد کر لی۔ کسی نے التحیات یاد کر لی۔ کسی نے ساری نماز سیکھ لی۔ کتنا بڑا فائدہ ہوا۔

اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہم لوگوں کو یہاں مسجد میں بھیج دیا۔ حتیٰ کہ باہر نکلنے سے بھی منع فرما دیا گیا ہے کہ بلا ضرورت شرعیہ و طبعیہ باہر نکلنے کی اجازت نہیں جو خراب عادتیں اپنے گھروں میں تھیں مسجد سے باہر رہ کر' اللہ تعالیٰ نے کیا کہ مسجد میں داخل ہو گئے اور ان بری عادتوں کے چھوڑنے کا بہت اچھا موقع نصیب ہو گیا۔ یہاں رہ کر اپنی زبان کی بھی حفاظت کر سکتے ہیں۔ زبان کی حفاظت بہت اہم ہے۔ ایک صحابیؓ نے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا کہ اس کی حفاظت کرو۔

حدیث میں آتا ہے کہ۔

"صبح کو انسان کے بدن کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی سے کہتے ہیں کہ اللہ کی بندی تو سیدھی سیدھی رہنا۔ ہم سب کا نظام درست رہے گا۔ اگر تو ٹیڑھی چلی تو ہم سب کا نظام تباہ ہو جائے گا۔"

اس لئے زبان کی حفاظت کی بہت ضرورت ہے۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ حضورؐ! ہم جو دو چار لفظ بول لیتے ہیں کیا ان پر بھی قیامت میں پکڑ ہوگی؟ ارشاد فرمایا ثکلتک امک تیری ماں تجھے روئے۔

لوگوں کی بہت بڑی جماعت ایسی ہوگی کہ زبان کی وجہ سے ہی ان کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس لئے یہاں زبان کی حفاظت کا بڑا اچھا موقع ہے۔ جیسا کہ اپنی زبان کو قرآن کریم کی تلاوت' تسبیح' ذکر' درود شریف' استغفار سے مانوس کر لیں۔ غیبت کرنے کے بجائے "لڑائی" کے بجائے آدمی کی زبان ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ کتنا بڑا فائدہ ہے۔ اللہ الصمد

حدیث پاک میں آتا ہے کہ بعض دفعہ آدمی ایک بول بولتا ہے۔ ایک کلمہ کہہ دیتا ہے اور وہ کلمہ ایسا جس کا اس کو خیال بھی نہیں' معمولی سمجھتا ہے۔ حالانکہ اس کی وجہ سے اس کو جہنم میں ڈال دیا جاتا ہے۔ وہ ایک کلمہ اتنا خطرناک ہے اس کی حفاظت کے واسطے بہت اچھا موقع ملا ہے کہ اس کی حفاظت کریں۔ ورنہ آپس میں لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے خلاف بولتے بولتے چھوٹ چھناؤ تک

مفت مشورہ برائے خدمت خلق

ہمارے پاس شفاء کی کوئی گارنٹی نہیں ہے، شفاء کی گارنٹی تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔
عام جسمانی طاقت، خون، بھوک و ہاضمہ کے لئے ● دل، دماغ، جگر، معدہ، مثانہ، پٹھے، ہاضمہ کے لئے ● جسم کو مضبوط، سمارٹ، خوبصورت، و طاقتور بنانے کے لئے ● تمام خاص پوشیدہ زنانہ و بچوں کی امراض کے لئے ● دودھ، مکھن، گوشت و فروٹ ہضم کرنے کے لئے ● تمام پرانی بیماریوں کے لئے ● چالیس سال کی تجربہ شدہ۔
دیسی دواؤں کا مفت مشورہ و جواب کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ارسال کریں۔

حکیم بشیر احمد بشیر رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان
فون دکان 354840
رہائش 354795
پوسٹ کوڈ 38900 فیصل آباد، محلہ غلام محمد آباد، چاندنی چوک۔

نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جس سے شیطان بہت خوش ہوتا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ شیطان شام کو اپنا تخت سمندر پر بچھا کر بیٹھتا ہے اور اس کے چیلے جو اس کی طرف سے اس کی نیابت کرنے کے لئے دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں وہ آ آکر اپنی کارگزاری سناتے ہیں کہ میں نے فلاں کام کیا۔ میں نے فلاں کام کیا۔ مثلاً" ایک سناتا ہے کہ میں نے آج ایک آدمی کی نماز قضا کرادی۔ وہ کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ بہت معمولی چیز ہے۔ غرض سناتے سناتے ایک کہتا ہے کہ میں نے ایک شوہر اور بیوی کے درمیان لڑائی کرادی۔ شوہر باہر آیا۔ میں نے بیوی کو سکھایا کہ یوں کہو کہ تم نے فلاں کام خراب کردیا۔ بیوی نے کہا میرے شوہر نے تو کوئی کام خراب نہیں کیا۔ شوہر کا جواب بیوی کو اور بیوی کا جواب شوہر کو سکھاتا رہا۔ یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے دونوں میں بلڈ پریشر بڑھ گیا۔ دماغ میں تیزی آگئی یہاں تک کہ چھوٹ چھناؤ ہوگیا۔ بیوی روٹھ کر یہاں سے میکے چلی گئی۔ یہ سن کر شیطان اس کو سینے سے لگاتا ہے کہ تو نے واقعی شاباشی کا کام کیا ہے۔ تو میرا جانشین بننے کے قابل ہے۔

بات کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ بیوی چلی گئی اپنے میکے۔ وہاں اس کے ماں باپ' بھائی بہن' خالہ پھوپھی سب مل کر بیٹھیں گے۔ پوچھیں گے کہ کیا بات ہوئی۔ یہ ساری باتیں سنائے گی تو گویا غیبت اور بہتان کے لئے مستقلاً" مجلسیں منعقد کی جائیں گی اور سارے کے سارے پوچھیں گے۔ اس میں شریک ہوں گے۔ شوہر کے عزیز رشتہ دار تعلق رکھنے والے شوہر سے پوچھیں گے۔ وہاں بھی ایسی مجلسیں منعقد ہوں گی۔ دونوں میں یہ سلسلہ چلا۔ سلام کلام بند ہوگیا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہفتہ میں دو روز ایک جمعرات' ایک پیر ان دو دنوں میں حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بندوں کے نامہ اعمال پیش ہوتے ہیں۔ ان سب کی مغفرت کی جاتی ہے۔ لیکن جن دو شخصوں کے درمیان آپس کی نااتفاقی' رنجش کی وجہ سے بول چال بند ہے۔ ان کے نامہ اعمال پیش ہی نہیں ہوتے' ان کی مغفرت نہیں ہوتی۔ ان کے بارے میں کہہ دیا جاتا ہے کہ جب تک یہ آپس کے تعلقات ٹھیک نہیں کریں گے' اس وقت تک ان کی بخشش نہیں ہوگی ان کے نامہ اعمال ہی پیش نہیں ہوں گے۔

نیز ایک حدیث میں آتا ہے کہ۔

"جب دو مسلمان آپس کی لڑائی کی وجہ سے بول چال بند کردیں' تعلقات نہ رکھیں تو دونوں کی دعا مردود ہوجاتی ہے۔ نہ اس کی دعا قبول ہوتی ہے نہ اس کی۔"

نیز جذبات شوہر کے ساتھ بھی لگے ہوئے ہیں' بیوی کے ساتھ بھی لگے ہوئے ہیں۔ شوہر کہیں اور اپنا منہ کالا کرے گا' عورت کہیں دوسری جگہ اپنا منہ کالا کرے گی۔ اس سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ اور زیادہ خطرناک ہوگی۔ نیز والدین کے اس اختلاف کا بچوں پر بھی اثر پڑے گا۔ لہٰذا زبان کی وجہ سے یہ آپس کی لڑائی کیا ہوئی' شیطان نے معاصی کا ایک درخت بو دیا۔ جس سے خار دار شاخیں نکلتی رہیں گی۔ زہریلا پھل لگتا رہے گا۔ کیڑے مکوڑے بھی اس کے اندر پیدا ہوں گے۔ اس واسطے زبان کی حفاظت کا بہت اچھا موقع ہے۔ اعتکاف کی حالت میں ویسے بھی بلا ضرورت بات نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن ہمارے دوست و احباب کچھ نہ کچھ تو آپس میں کرتے ہی رہتے ہیں۔ گیارہ مہینے کی عادت ایک دن میں کیسے چھوٹے' لیکن کمی تو ہو ہی جائے گی۔ کچھ فرق تو پڑ ہی جائے گا۔ جب ارادہ کریں۔ اللہ سے مانگنے کے لئے یہاں آگئے۔ پچھلے گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے اللہ سے معافی مانگ رہے ہیں۔ آئندہ کی حفاظت بھی اس سے مانگ رہے ہیں۔ تو اللہ پاک کی طرف سے نصرت بھی ہوگی۔ پچھلے گناہ بھی معاف ہوں گے اور انشاء اللہ آئندہ کی حفاظت بھی ہوگی۔ حق تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

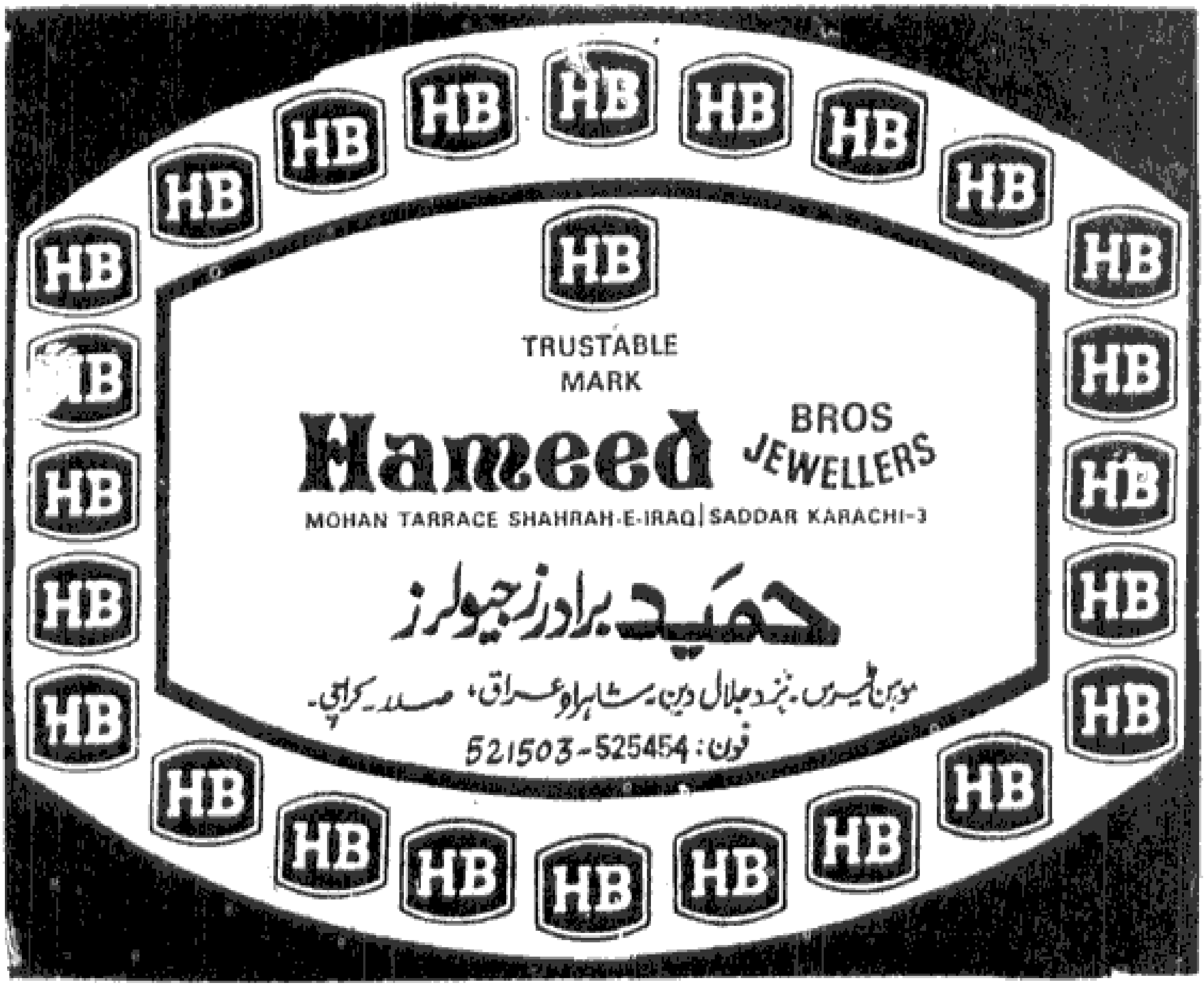

از۔ نجم المجید ضیاء

فخر المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی حاضر جوابی

آپ کو ہر فن میں دسترس حاصل تھی، آپ کسی میدان میں پیچھے رہنا نہیں جانتے تھے

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عالم میں کون ناواقف ہوگا؟ آپ حکیم الامت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے چشم و چراغ، وقت کے غزالی اور رازی، تفسیر عزیزی اور تحفہ اثناء عشریہ کے مصنف ہیں۔

آپ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ بارہا آزمایا گیا کسی میدان میں پیچھے رہنا نہیں جانتے تھے۔ غیر مذاہب پر بھی آپ کو غیر معمولی عبور تھا۔ جس رنگ کا سائل حاضر ہوتا اسی رنگ میں اس کی تشفی فرماتے۔ بعض دفعہ چٹکلوں ہی چٹکلوں میں حقائق کو ذہن نشین فرمادیتے۔ اگر سائل لطیفوں میں سوال کرتا تو انتہائی لطافت کے ساتھ جواب دیتے۔ آزمائش کرتا تو غلام بن کر جاتا۔ بڑے بڑے مناظر، بڑے بڑے معقول خدمت میں حاضر ہوئے مگر لاجواب اور مطمئن ہو کر گئے۔

بیٹا اور نواسہ

آپ کے زمانہ میں کچھ پادری بھی ادھر ادھر مارے مارے پھرتے تھے وہ علماء کے پاس جا کر ایسے سوال کرتے کہ لوگ سن کر حیران رہ جاتے۔ پادریوں کو یہی شوق تھا کہ علماء کو خاموش کرنے کے لئے طرح طرح کے سوالات گھڑیں اور اپنے علم و فضل کا سکہ جمائیں۔ رفتہ رفتہ انہیں معلوم ہوا کہ ایک بہت بڑے عالم شاہ عبدالعزیز نامی دہلی میں مقبولیت اور مرجعیت کا درجہ رکھتے ہیں چنانچہ پادری صاحبان بحث کرنے کے لئے آئے۔ دیکھئے لطیفہ ہی لطیفہ میں کیسا سخت سوال کیا اور کیسا مسکت جواب پایا۔

حضرت شاہ صاحب کے زمانہ میں ایک انگریز دہلی میں رہتا تھا۔ اس نے اپنے ایک پادری دوست سے کہا کہ یہاں دہلی میں ایک بہت بڑے مسلمان عالم رہتے ہیں۔ ہمت ہے تو ان سے مناظرہ کیجئے۔ پادری صاحب جو علم کے غرور اور اپنی چالاکیوں کے نشہ میں سرشار تھے۔ فوراً" بحث کے لئے آمادہ ہوگئے اور انگریز کے ہمراہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنی خداداد بصیرت سے ان کی آمد کا مقصد معلوم کر کے فرمایا۔ کہئے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

پادری صاحب نے کہا کہ نقل کا جواب نقل سے اور عقل کا جواب عقل سے لوں گا۔ عقلی سوال کا جواب نقلی ہرگز تسلیم نہ کروں گا۔ شاہ صاحب نے ہنس کر فرمایا۔ آپ کی یہ شرط منظور ہے۔ جیسا سوال ہوگا ویسا ہی جواب دیا جائے گا۔ پادری صاحب نے پوچھا۔ یہ تو بتایئے کہ آپ کے پیغمبر صاحب خدا کے پیارے تھے اور حضرت امام حسین ان کے نواسے اور بے حد محبوب تھے۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ محبوب کے محبوب کو شہید کردیا گیا۔ مگر نہ خود اللہ ہی نے پرواہ کی اور نہ اس کے محبوب نے اس پر توجہ دلائی؟

حضرت شاہ صاحب نے برجستہ فرمایا کہ پادری صاحب ہمارے پیغمبر صاحب نے خدا کو پرزور الفاظ میں توجہ دلائی۔ مگر کیا کیا جائے اللہ میاں خود پریشان سے تھے۔ جواب میں فرمایا۔ تمہیں اپنے نواسے کی پڑی ہے۔ یہاں کمبختوں نے خود میرے بیٹے عیسیٰ ہی کی پرواہ نہ کی۔ سولی پر چڑھا دیا۔ اب میں اپنے بیٹے کی پہلے فکر کروں یا تمہارے نواسے کی؟ ذرا مجھے اس قضیہ سے تو فارغ ہونے دو۔ پھر تمہارے نواسے کی شہادت پر توجہ کروں گا۔ پادری صاحب یہ برجستہ جواب سن کر بغلیں جھانکنے لگے اور شرمندہ ہو کر اپنے ساتھی انگریز کے ساتھ اٹھ کر فرار ہوگئے۔

انگریز ریزیڈنٹ کو جواب

شاہ صاحب کے زمانہ میں دہلی میں ایک انگریز ریزیڈنٹ تھا۔ جس کا دماغ پادریانہ تھا۔ ایک روز حضرت شاہ صاحب سے ملنے آیا اور مذہبی مسائل پر گفتگو شروع کردی۔ باتوں باتوں میں بولا۔ حضرت میں ایک سوال کئی عالموں سے کرچکا ہوں مگر آج تک کسی کو جواب کی ہمت نہ پڑی۔ وہی سوال میں آپ سے کرتا ہوں۔ برائے کرم جواب دے کر تسلی کیجئے؟ شاہ صاحب فوراً" تاڑ گئے کہ یہ لطیفہ کے پردہ میں اسلام کو نیچا دکھانا چاہتا ہے۔ فرمایا شوق سے سوال کیجئے۔

ریزیڈنٹ صاحب بولے۔ ایک مسافر راستہ بھول گیا۔ سخت پریشان ہے۔ راستے میں دیکھا کہ ایک شخص درخت کے نیچے پڑا سو رہا ہے اور ایک شخص اس کے برابر بیٹھا ہے۔ اب بتایئے کہ مسافر راستہ کس سے دریافت کرے؟ آیا اس سے جو سو رہا ہے یا اس سے جو بیدار ہے اور پاس بیٹھا ہے؟ مطلب یہ تھا کہ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو وفات ہوگئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر موجود ہیں لہٰذا گمراہوں کو حضرت عیسیٰ کی پیروی کرنی چاہئے کہ وہ زندہ ہیں نہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جو وفات پاچکے ہیں۔

حضرت شاہ صاحب نے سنتے ہی برجستہ جواب دیا۔ ریزیڈنٹ صاحب وہ جاگنے والا خود اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ سونے والا جاگے تو اس سے راستہ پوچھے پس مسافر کو بھی چاہئے کہ جو شخص سو رہا ہے وہ بھی اس کے بیدار ہونے کا انتظار کرے۔ یہ مسکت جواب پا کر ریزیڈنٹ صاحب بہت خفیف ہوئے اور شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔

مباحثہ گہر و حباب

ایک روز شاہ صاحب جامع مسجد دہلی میں وعظ فرما رہے تھے۔ مجمع کافی تھا۔ اتفاق سے ایک عربی فارسی دان انگریز وہاں آنکلا۔ کھڑا ہو کر وعظ سننے لگا۔ مگر پادریانہ دماغ خاموش کہاں رہنے دیتا تھا۔ فوراً" بولا۔ حضرت واعظ صاحب! برا نہ مانئے تو میری ایک بات کا جواب عنایت ہو۔ شاہ صاحب نے خندہ پیشانی سے فرمایا۔ برا ماننے کی کیا بات ہے شوق سے سوال کیجئے۔ انگریز نے کہا۔

کے بگفت کہ عیسیٰ ز مصطفیٰ اعلیٰ است کہ ایں بزمین دفن
و آں بہ اوج سما است

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرتبہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند تر ہے کیونکہ آپ زمین میں آرام فرما رہے ہیں اور حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہیں۔ حضرت شاہ

باقی ص ۲۶ پر

از۔ مولانا کلیم اللہ صاحب

ایک جلیل القدر صحابیہؓ

حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا

صبر و تحمل' ثابت قدمی' ایثار و قربانی کی انمٹ اور درخشندہ مثال

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالٰی عنہا صحابی رسول حضرت ابوطلحہؓ کی بیوی اور خادم رسول حضرت انسؓ کی ماں اور رشتہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ بھی ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے آپؐ ان کی بے انتہاء خاطر تواضع کیا کرتے تھے۔

آپ انتہا درجہ کی صابرہ اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ محبت رسولؐ سے دل ایسا سرسبز و شاداب جہاں فکر کے مسموم جھونکے اثر انداز نہیں ہو سکتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلٰی تعلیمات نے ان کے دل کو ایسا مجلی کردیا تھا کہ صرف اللہ ہی کا خوف دل میں گھر کئے ہوئے تھا۔ ساری کائنات سے نڈر اور بے خوف تھیں۔ اسلام سے محبت کا یہ عالم کہ حضرت ابوطلحہؓ نے نکاح کا پیغام دیا (حضرت ابوطلحہؓ اسلام کی دولت سے ابھی مالا مال نہیں ہوئے تھے) حضرت ام سلیمؓ نے انکار کردیا اور کہا کہ میں تو خدائے واحد اور سچے رسول پر ایمان لائی ہوں اور تم لکڑی اور پتھر کے بتوں کو پوجتے ہو' میرا تمہارا جوڑ کیسے ہو سکتا ہے۔

یہ باتیں کچھ ایسے دلنشیں انداز میں کہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ کے دل کی کائنات ہی بدل گئی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ پر حق واضح ہوگیا اور اب میں تمہارا دین قبول کرتا ہوں۔

حضرت ابوطلحہؓ کی مالی حالت اس وقت بہت معمولی تھی لیکن حضرت ام سلیمؓ کو ان کے اسلام لانے کی اس قدر خوشی ہوئی کہ بے ساختہ کہا کہ میں تم سے نکاح کرلیتی ہوں سوائے اسلام کے کوئی مہر نہیں لیتی۔ نکاح ہوگیا میاں بیوی تعلیمات رسولؐ پر عمل پیرا رہتے ہوئے زندگی بسر کرنے لگے۔ پھر اللہ تعالٰی نے گلشن حیات میں ایک پھول کھلا دیا۔ اس موہنی صورت بچے کا نام نامی والدین نے "انس" تجویز فرمایا۔

ایک مرتبہ کا واقع ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ گھر سے باہر تشریف لے جاتے ہیں۔ دن گزر گیا۔ شام گہری ہوتی جاری ہے۔ سورج دور افق میں جا چھپا۔ اندھیرا آہستہ آہستہ اجالے پر غالب آرہا ہے۔ ایک چھوٹے سے گھر میں ایک باوقار خاتون جس کے چہرے پر پاکیزگی' وفا شعاری اور سکون کی روشنی ہے۔ اپنے شوہر کے انتظار میں ہے۔ شوہر اپنے ساتھ مجلس نبویؐ سے ایک مہمان لئے ہوئے اس سادگی سے گھر میں داخل ہوتے ہیں اور بیوی سے پوچھتے ہیں کہ کھانے کے لئے کچھ ہے؟ بیوی جواب دیتی ہے۔ بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ شوہر' حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ بچوں کو کسی طرح بہلا کر سلا دو وہ سو جائیں گے ہم ان کا کھانا مہمان کے آگے رکھ دیں گے۔ اس صالح خاتون نے سکون سے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ اس طرح مہمان کا کھانا کھلا کر بچوں اور میاں بیوی نے رات فاقہ میں گزار دی۔ صبح ہوتے ہی موذن نے نوید سحر دی تو حضرت ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دیکھا کہ آپؐ کا چہرہ انور خوشی سے دمک رہا ہے اور زبان مبارک پر یہ آیت جاری ہے۔

"وہ لوگ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر تنگی ہی ہو۔"

(سورۃ حشر' پ ۲۸)

کائنات ارضی و سماوی کا ذرہ ذرہ ایثار و قربانی کے پیکر جلیل القدر صحابی حضرت ابوطلحہؓ اور ان کی بیوی ام سلیمؓ کی قسمت پر رشک کرنے لگا۔

حضرت ام سلیمؓ کا شمار نہایت عظیم المرتبت صحابیات میں ہوتا ہے اور یہ **السابقون الاولون** انصار میں سے ہیں۔ انہوں نے صبر و تحمل' ثابت قدمی' ایثار و قربانی کی انمٹ درخشندہ مثالیں چھوڑی ہیں۔ حضرت ام سلیمؓ کا دل محبت الٰہی اور محبت رسولؐ سے معمور تھا۔ ایک دن فرط محبت و عقیدت میں آپ کم سن بچے کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں اور فرمایا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ یہ میرا بیٹا انسؓ ہے۔ میری آرزو ہے کہ یہ آپ کی خدمت کیا کرے اس کو اپنے خادموں میں شمار کرلیں اور اس کے لئے دعا فرمائیں۔ حضورؐ نے ان کی درخواست کو قبولیت کا شرف بخشا اور اس جذبہ اخلاص کی تحسین فرمائی۔ پھر ایک اور منظر سامنے آتا ہے۔ گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ بنو ہوازن کے ماہر تیرانداز مسلمانوں پر تیروں کی بارش کررہے ہیں مگر دیکھنے والے گواہ ہیں ایسے سخت معرکہ میں یہ جانباز بہادر خاتون حضرت ام سلیمؓ ہاتھ میں تیز دھاردار خنجر لئے ہوئے اعلٰی حوصلگی سے شمع رسالت پر قربان ہونے کے لئے کھڑی ہیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ام سلیمؓ خنجر سے کیا کرو گی۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مشرک آپ کے قریب آیا تو اس کا پیٹ چاک کردوں گی۔ آپؐ نے یہ سن کر تبسم فرمایا۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور اپنی والدہ حضرت ام سلیمؓ کو غزوہ احد میں دیکھا کہ دونوں اپنے پائینچے اٹھائے ہوئے کہ پیروں کے زیور نظر آتے ہیں اور دونوں اپنی پیٹھ پر پانی کی مشک لاد کر لا رہی تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلانے میں مصروف تھیں۔ پھر واپس جاتا اور پانی لے کر آنا یہی ان کا معمول رہا۔

(بخاری شریف ص ۵۳ ج ۲' ص ۴۰۳ ج ۱)

حضرت ام سلیمؓ انتہا درجہ کی صابرہ اور حوصلہ مند تھیں۔ ان کا ایک بیٹا بیمار ہوا اور کچھ ہی دن میں فوت ہوگیا۔ حضرت ابوطلحہؓ اس وقت گھر پر نہ تھے۔ حضرت ام سلیمؓ نے اپنے بیٹے کی وفات پر انتہائی صبر و استقلال کے ساتھ کام لیا۔ اپنے گھر والوں کو منع کردیا کہ ابوطلحہ کے آتے ہی بیٹے کی موت کی خبر نہ دی جائے۔ رات حضرت ابوطلحہؓ آئے اور پوچھا بچہ کیسا ہے؟ کہنے لگیں آرام سے ہے (اور یہ جھوٹ بھی نہیں ہے اس لئے کہ مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر کیا آرام ہوگا کہ اپنے اصلی ٹھکانے پر چلا جائے) اس کے بعد کھانا کھلایا اور اطمینان سے بستر پر لیٹے۔ حضرت ابوطلحہؓ کو ان کی طرف رغبت ہوئی۔ اللہ کی بندی نے اس سے بھی کوئی عذر نہیں کیا۔ جب ساری باتوں سے فارغ ہوچکی اور سفر کی تھکن اور پریشانی دور ہوگئی تو خاوند سے کہا کہ اگر کوئی چیز مستعار دی جائے اور پھر واپس لے لی جائے تو کیا اس کا واپس لیا جانا ناگوار گزرے گا یا انکار کرنے کا کچھ حق حاصل ہے؟ حضرت ابوطلحہؓ نے جواب دیا۔ ہرگز نہیں۔ حضرت ام سلیمؓ بولیں ہمارا لڑکا بھی اللہ کی امانت تھا۔ اس نے واپس لے لیا اب اس کی طرف سے صبر کرنا چاہئے۔ پیکر صبر و استقامت حضرت ابوطلحہؓ نے یہ سارا قصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپؐ نے ان کے لئے دعا کی۔ خدا کی قدرت اسی رات کی ملاقات سے حمل رہ گیا اور

باقی ص ۲۶ پر

قسط نمبر۲

تحریر۔ محمد طاہر رزاق' لاہور

قادیانیوں کا عبرتناک انجام

میں بیماری کا علاج تو کر سکتا ہوں لیکن خدائی پکڑ کا علاج نہیں کر سکتا' ڈاکٹر کا مرزا محمود کو جواب

قادیانیت سے رہائی

بھارت کے سید عبدالغفار کہتے ہیں کہ میں قادیانیوں کے ہاں ملازمت کرتا تھا۔ ان کی صحبت اور تبلیغ کی وجہ سے میں بھی قادیانی ہو گیا۔ مجھے قادیانی ہوئے ابھی تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ ایک رات مجھے خواب میں ایک بزرگ نظر آئے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مرزا قادیانی دجال اور کذاب تھا' تو قادیانی بن کر کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہا ہے۔ سید عبدالغفار کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ خواب قادیانیوں کو سنایا۔ قادیانی میرا خواب سن کر بجائے پریشان ہونے کے' بہت خوش ہوئے اور مجھے کہنے لگے کہ تم کتنے خوش قسمت ہو کہ تمہیں قادیانی ہوتے ہی بزرگوں کی زیارتیں ہونا شروع ہو گئی ہیں' حالانکہ اس سے قبل تمہیں کبھی زیارت نہ ہوئی تھی۔ میں ان کی تاویل کے پھندے میں پھر گرفتار ہو گیا۔ کچھ دنوں بعد پھر مجھے خواب آیا۔ میں نے ریچھ کی شکل والا ایک شخص دیکھا۔ اس کی کھال جلی اور ادھڑی ہوئی تھی۔ پاؤں میں زنجیریں ڈالی ہوئی تھیں۔ گلے میں آگ کا سرخ طوق تھا۔ دو آدمی' جن کے ہاتھوں میں بڑے مضبوط کوڑے تھے' اسے تڑاخ تڑاخ پیٹ رہے تھے۔ یہ منظر بڑا ہولناک تھا۔ میں نے دیکھا کہ کچھ فاصلے پر وہی بزرگ کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے اور اسے کیوں عذاب دیا جا رہا ہے۔ وہ بزرگ فرمانے لگے کہ یہ شخص مرزا قادیانی ہے اور اگر تم نے اسے نہ چھوڑا تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا۔ نیند سے بیدار ہوا تو پسینے میں شرابور تھا اور تھر تھر کانپ رہا تھا۔ میں نے مولانا محمد علی مونگیریؒ کا نام سن رکھا تھا۔ فوراً ان کے ہاں حاضر ہوا۔ جب وہاں پہنچا تو میں یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ خواب میں مجھے نصیحت کرنے والے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے۔ وہ مولانا محمد علی مونگیریؒ تھے۔ فوراً توبہ کی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام میں داخل ہو گیا۔

مرزے کی قبر

جناب سراج الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں مرزائی تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں قادیان میں مرزا قادیانی کی قبر پر کھڑا ہوں۔ اچانک مجھے اس کی قبر پر ایک تختی نظر آئی جس پر لکھا تھا فی نار جهنم خالدین ابدا۔ بس یہ تحریر پڑھ کر کانپ اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی مرزا کی قبر پر چند اور گدھ کی شکل میں جانور نظر آئے۔ میں بیدار ہوا اور سجدہ میں گر گیا کہ قدرت حق نے میری دستگیری فرمائی اور مسلمان ہو گیا۔

قادیانیت سے توبہ

ایک شخص جیون خان ساکن کوٹھڑی موسیٰ خان ضلع سیالکوٹ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں شومئی قسمت سے قادیانی ہو گیا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک کارواں حج کے لئے مکہ مکرمہ جا رہا ہے۔ میں بھی کارواں میں شامل ہو گیا۔ کارواں بخیریت مکہ مکرمہ پہنچا اور ہم حرم کعبہ میں پہنچ گئے۔ اذان ہوئی۔ ہم سب وضو کر کے نماز کے لئے کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اچانک ایک قوی ہیکل انسان نمودار ہوا اور اس نے بڑی قوت سے مجھے گردن سے آدبوچا اور میرا منہ موڑ کر دوسری طرف کر دیا۔ بے تحاشا مارنا شروع کر دیا۔ چہرہ لہولہان کر دیا۔ دائیں بائیں کی پسلیاں توڑ دیں۔ میں نے مار کھاتے کھاتے پوچھا کہ یہ مجھے کس جرم کی سزا مل رہی ہے؟ اس نے نہایت گرجدار آواز میں جواب دیا کہ تم مرزائی ہو' تمہارا کعبہ سے کیا تعلق؟ تم مرزے کے گھر کی طرف منہ کرو' تمہارا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ جیون خان نے خواب میں ہی زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔ پورے محلے کے لوگ اکٹھے ہو کر آ گئے۔ مجھے سہارا دیا اور بٹھایا۔ میں سخت خوف کی حالت میں تھا اور مجھ پر کپکپی طاری تھی۔ لوگوں نے مجھ سے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے کہا پہلے میرے جسم کو دباؤ' میرا جوڑ جوڑ درد کر رہا ہے۔ لوگوں نے میرے سارے جسم کو اپنے ہاتھوں میں لے کر دبانا شروع کیا۔ کچھ دیر کے بعد میرے اوسان بحال ہوئے تو میں نے سب کو واقعہ سنایا اور فوری طور پر قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گیا۔

مرزا قادیانی کی قبر پر کتے کا پیشاب

جناب عبدالسلام دہلوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے مرزائی بنانے کے لئے قادیانیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن میں ان کے قابو میں نہ آیا۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے میرے دماغ میں سوال اٹھا کہ مجھے قادیان جانا چاہئے۔ میں نے فوراً قادیان کی تیاری شروع کر دی اور اگلے دن قادیان جا پہنچا۔ قادیان میں قادیانی مجھے بڑے تپاک سے ملے۔ مہمان خانہ میں ٹھہرایا گیا اور خوب خاطر مدارت کی گئی۔ مرزا بشیر الدین سے میری ملاقات بھی کرائی گئی۔ سوال و جواب کی نشست بھی جمتی رہی لیکن میرا دل مطمئن نہ ہوا۔ ایک دن عصر کی نماز کے بعد میں سیر کے لئے نکلا۔ اچانک میرے ذہن میں خیال آیا کہ مجھے ان کا بہشتی مقبرہ ضرور دیکھنا چاہئے۔ میں لمبے لمبے قدم اٹھاتا بہشتی مقبرہ میں جا پہنچا۔ بہشتی مقبرہ میں داخل ہوتے ہی میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں چار پانچ کتے آپس میں کھیل رہے تھے اور ان میں سے ایک کتا ایک قبر پر پیشاب کر رہا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر جب اس قبر کے کتبے کو پڑھا تو وہ مرزا قادیانی کی قبر تھی۔ میرا دل بول اٹھا کہ یہ قبر کسی مہدی' مسیح یا نبی کی نہیں ہو سکتی۔ میں استغفار پڑھتا' ڈرتا ڈرتا واپس آ گیا۔ رات قادیان میں ہی گزاری' جو آنکھوں میں بسر کی اور صبح ہوتے ہی اس منحوس بستی سے کوچ کر گیا۔

قبر سانپوں سے بھر گئی

محمد رمضان صاحب گجرات کے رہنے والے ہیں اور آج کل سیالکوٹ میں قیام پذیر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سیالکوٹ میں ایک بڑا گستاخ قادیانی رہتا تھا۔ قدرت نے دولت بھی خوب دے رکھی تھی' جس نے اسے انتہائی متکبر بنا رکھا تھا۔ میں اکثر قبروں کی کھدائی کا کام کرتا تھا۔ ایک دن کچھ قادیانی میرے پاس آئے اور مجھے قبر کھودنے کو کہا اور بتایا کہ فلاں قادیانی مر گیا ہے۔ میں نے اس قادیانی کی

قبر کھودی۔ لیکن جب اس گستاخ رسول کو دفنانے لگے تو مجھ سمیت جنازے میں شامل تمام مرزائیوں نے یہ منظر دیکھا کہ اس کی قبر آہستہ آہستہ سانپوں سے بھرنے لگی اور تھوڑی دیر میں سانپ ہی سانپ ہوگئے۔ قادیانیوں نے مجھے دوسری جگہ قبر کھودنے کے لئے کہا۔ میں نے جب دوسری جگہ قبر کھودی تو قبر سے ڈراؤنی آوازیں آنے لگیں اور آگ کی چنگاریاں نکلنے لگیں۔ سب لوگ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔ آخر اس مردود کو اسی قبر میں دفن کردیا گیا۔

قادیانیوں کی زندگانی بھی ہے کتنی خراب
دنیا میں پھٹکارا آخرت میں عذاب

قادیانی کی قبر پر آگ کے گولے

ربوہ ضلع خوشاب میں ایک انتہائی گستاخ قادیانی حاجی ولد موندا رہتا تھا۔ وہ انتہائی فحش گالیاں بکتا۔ گلی کوچوں میں اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتا۔ اس کی ناپاک زندگی کی صبحیں اور شامیں اسی غلاظت سے اٹی پڑی تھیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب قادیانیوں کو ابھی آئینی طور پر کافر قرار نہیں دیا گیا تھا اور قادیانی حج پر جاسکتے تھے۔ یہ رذیل بھی مسلمانوں کے ساتھ مکہ مکرمہ چلا گیا۔ وہ وہاں بھی اسلام اور مسلمانوں کا تمسخر اڑاتا۔ جگہ جگہ پر کھسیانی ہنسی ہنستا۔ قہقہے لگاتا اور بکواس کرتا کہ میں تو یہاں صرف سیر کرنے کے لئے آیا ہوں کیونکہ اب حج تو صرف ربوہ میں ہوتا ہے۔ یہ گستاخ رسول جب مرا تو اسے قادیانیوں کے الگ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ سورج غروب کے بعد جلد ہی رات کا اندھیرا پہلے کی نسبت قدرے گہرا ہونا شروع ہوگیا۔ رات کو اردگرد کی آبادیوں نے یہ خوفناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ چشم دید گواہ آج بھی اس واقعہ کے شاہد ہیں کہ آگ کا ایک بہت بڑا سرخ گولہ عین اس کی قبر کے اوپر آکر گرا اور غائب ہوگیا۔ پھر پے در پے گولے برسنے لگے تو رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اپنی آنکھوں سے اس قادیانی مردود کی قبر پر آگ برستے دیکھ کر بھی قادیانیوں کو کوئی عبرت نہ ہوئی' شاید ان کے دلوں پر تالے پڑے ہیں۔

موت سے کافی عرصہ قبل قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا محمود درجنوں بیماریوں کا شکار ہوچکا تھا۔ زناکاریوں اور شراب نوشی نے دماغ کا انجر پنجر ہلا دیا تھا۔ فالج نے رہی سہی کسر نکال دی تھی۔ اللہ کے عذاب نے اسے کس طرح اپنے جبڑوں میں پھنسایا ہوا تھا' چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

فاترالعقل

جب نام نہاد نماز کا وقت ہوتا تو مرزا محمود کو لاکر مصلہ امامت پہ کھڑا کردیا جاتا۔ بشیرالدین کبھی ہاتھ باندھ لیتا کبھی چھوڑ دیتا۔ کبھی سجدے کیا جاتا اور کبھی سجدوں پہ سجدے کئے جاتا۔ کبھی رکوع غائب ہوجاتے' کبھی چار کی بجائے دو رکعتیں اور کبھی دو کے بجائے چار رکعتیں پڑھ جاتا۔ وہ منہ میں اول فول بکتا رہتا۔ کوڑھ دماغ قادیانی اس کے پیچھے کھڑے اس کی حرکات دہراتے رہتے۔ لیکن کیا مجال کہ کوئی اس کے سامنے زبان کھول سکے۔

حواس باختہ

مرزا محمود ایک قادیانی جلسے سے خطاب کررہا تھا۔ ایک موقع پر وہ کہنے لگا۔

"جب پاکستان بنا تھا اس وقت میری عمر ۴۹ سال تھی اور آج میری عمر ۱۰۰ سال ہے"

باقی سامعین کو تو بولنے کی ہمت نہ ہوئی' صرف ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا۔

"مرزا بشیرالدین تیرا معاملہ ختم ہوگیا۔"

یہ کہا اور جلسے سے چل دیا۔

قبر

جب مرزا محمود کی حالت زیادہ بگڑ گئی تو اسے ایک کمرہ میں بند کردیا گیا۔ کمرے میں پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد وہ پاخانہ کا کچھ حصہ کھاجاتا اور کچھ حصہ منہ پر مل لیتا۔ کمرے میں چیختا چلاتا اور ڈراؤنی آوازیں نکالتا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کردیا کہ مجھے میرے باپ کے پاس قادیان لے کر چلو۔ بڑے قادیانیوں نے اس کے شور سے تنگ آکر ایک رات جب وہ سو رہا تھا' اس کے کمرے میں مٹی کی ایک ڈھیری بنادی اور اسے کہا کہ یہ تیرے باپ کی قبر ہے۔ وہ قبر پہ بچھ بچھ جاتا۔ کبھی قبر کی مٹی اپنے سر میں ڈالتا اور کبھی منہ میں ڈالتا۔ آخر ایک دن سر ظفراللہ کے کہنے پر یہ قبر ہٹادی گئی۔

پلنگ

اب مرزا محمود چلنے پھرنے سے قاصر ہوچکا تھا۔ اٹھنے بیٹھنے کی بھی ہمت نہ تھی۔ وہ نیم جاں لاشے کی طرح چارپائی پر پڑا رہتا لیکن کبھی کبھی وہ اچانک کروٹیں لینا شروع کردیتا اور دھڑام سے بستر سے نیچے گر جاتا۔ جس سے اس کو چوٹیں بھی آتیں۔ اسے گرنے سے بچانے کے لئے اس کی چارپائی کے گرد لکڑی کی دیواریں لگا کر اسے جنازے والی چارپائی جیسا بنادیا گیا۔

ڈاکٹر کا مشورہ

بانی ختم نبوت مرزا محمود کے لاعلاج امراض پر قادیانیوں نے کروڑوں روپے خرچ کئے۔ ہوائی جہاز کے ذریعے بیرون ملک سے بہترین سے بہترین دوائیں منگوائیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹروں کو علاج کے لئے بلایا۔ ایک ماہر نفسیات کو جب علاج کے لئے بلایا گیا تو اس نے کہا کہ مریض کے جسم کے علاوہ اس کے خیال میں بھی فالج نفوذ کرچکا ہے' اسی لئے وہ قادیان کو یاد کرکرکے روتا ہے۔ اس کے خیالات کو ہٹانے کے لئے ڈاکٹر نے اس کے لئے نسخہ تجویز کیا کہ مریض ایک گیند لے کر اسے دیوار پر مارے' پھر پکڑے' پھر مارے اور دن میں کئی مرتبہ یہ مشق کرے۔ اس سے اس کے خیالات کا رخ بدل جائے گا لیکن جب ڈاکٹر کو یہ بتایا گیا کہ مریض چلنے پھرنے کے قابل نہیں تو پھر ڈاکٹر نے اس کے متبادل یہ علاج بتایا کہ مریض ربڑ کا گیند اپنے پاؤں کی محراب کے نیچے رکھ کر اسے دن میں کئی مرتبہ گھمائے۔ لیکن مریض یہ مشق کرنے کے بھی قابل نہیں تھا لہٰذا ڈاکٹر نے مذکورہ کا علاج چھوڑ دیا گیا۔

خدائی پکڑ

گستاخ رسول مرزا محمود کے علاج کے لئے بیرون ملک سے ایک بہت بڑے ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے مرزا محمود کا تفصیلی معائنہ کیا اور یہ کہہ کر چلا گیا۔

"میں بیماری کا علاج تو کرسکتا ہوں لیکن خدائی پکڑ کا علاج نہیں کرسکتا۔"

عبرتناک انجام

انہی لاعلاج اور مہلک بیماریوں کے ہاتھوں سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرزا محمود جہنم واصل ہوگیا۔ کہتے ہیں کہ آخری وقت میں کتے کی طرح بھونکنے لگا تھا۔ وہ شام سات بجے مردار ہوا لیکن اس کی موت کا اعلان رات کے دو بجے کیا گیا۔ موت کا اعلان سات گھنٹے بعد کیوں کیا گیا؟ سات گھنٹے تک یہ خبر قصر خلافت سے باہر کیوں نہ آئی۔ وجہ یہ تھی کہ بشیرالدین کئی مہینوں سے نہایا نہیں تھا۔ ناخن' داڑھی اور سر کے بال کٹوائے نہیں تھے۔ جسم پر غلاظت کی پپڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ قادیانی جب اسے ان امور کے بارے میں کہتے تو وہ انہیں ننگی گالیاں دیتا۔ مرنے کے بعد رگڑ رگڑ کر مرزا محمود کے جسم کو دھویا گیا۔ ناخن کاٹے گئے' سر اور داڑھی کے بالوں کو آراستہ کیا گیا۔ جسم کی بدبو ختم کرنے کے لئے بہترین خوشبوئیات چھڑکی گئیں۔ چہرے پر پوڈر لگایا گیا۔ ہونٹوں پر ہلکی ہلکی سرخی سجائی گئی۔ اس کے علاوہ منہ پر چمک پیدا کرنے والے کیمیکلز لگائے گئے اور اس کی چارپائی باہر دالان میں رکھ دی گئی۔ مرکری کا ایک بلب اس کے سر کی طرف اور دوسرا پاؤں کی طرف روشن کردیا گیا۔ جب مرکری کے بلب کی چمکیلی شعاعیں اس کے چمکیلے کیمیکلز لگے منہ پر پڑتیں تو اس کا بدبودار منہ چمکتا اور قادیانی شکاری سادہ لوح قادیانیوں سے کہتے کہ دیکھو جی! حضرت صاحب کو کیسا روپ چڑھا ہے۔

باقی آئندہ

بزم ختم نبوت

بڑے ہوٹلوں میں قادیانی ریشہ دوانیاں

(ملازمین ہوٹل پرل کانٹی نینٹل ہوٹل کلب روڈ کراچی)

محترم جناب ایڈیٹر صاحب' ہفت روزہ ختم نبوت کراچی
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
امید ہے بخیریت و عافیت سے ہوں گے۔

طویل عرصہ قبل آپ نے ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کراچی کے متعلق ایک مضمون چھاپا تھا گویا کہ آپ کی طرف سے مسلمان ملازمین ہوٹل پر کی جانے والی غیر اسلامی زیادتیوں پر آواز حق تھی' لیکن اس کے بعد سے مسلسل ظلم و زیادتیوں کا طویل سلسلہ شروع ہوا۔ مختصراً" تحریر ہے کہ:۔

1 ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کراچی کا مالک آغا خانی اسماعیلی ہے۔ جس نے کافی عرصہ سے مسلمان ملازمین کے دینی حقوق کو غصب کرنے اور اسلام کے بنیادی ارکان نماز' روزہ اور دیگر مذہبی رسومات میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے ہوٹل کے ایم۔ڈی مسٹر لودھی کو بااختیار کیا ہوا ہے۔

مسٹر لودھی نے ہمیشہ دل آزاری کی کارروائی کی پشت پناہی کی اور مسلمانوں کی دل آزاری کو قائم رکھنے کے لئے پرسونل منیجر مسٹر کلیم کو آلہ کار کے تحت استعمال کیا۔ ریذیڈنٹ منیجر طاہر مسعود قادیانی لاہوری گروپ (جس کی بیوی آغا خانی مذہب کی پیروکار ہے) نے جامع مسجد کے احاطے میں دیوار چنوا کر احاطہ مسجد کو ہوٹل اسٹور میں شامل کرکے شراب و دیگر اشیاء جن پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے' مذکورہ اسٹور میں چھپانے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن مسلمان ملازمین ہوٹل نے اس بھیانک سازش کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ جس پر ملکی اخبارات نے آواز احتجاج بلند کی اور علماء کرام نے اپنی دینی ذمہ داریوں کو مکمل طور پر محسوس کرتے ہوئے ہوٹل کے جنرل منیجر مسٹر فارچون جے جابرٹ (امریکن نژاد یہودی) کو مجبور کردیا کہ وہ اپنی ریشہ دوانیوں سے باز رہے۔ چنانچہ صوبائی حکومت کے متعلقہ محکمہ کی مداخلت پر احاطہ مسجد کو دوبارہ مسجد کے حصہ کے طور پر شامل کرایا۔ دیوار گرائی گئی اور ہوٹل اسٹور کو مسجد اسٹور میں منتقل کردیا گیا۔

علماء حق کی بھرپور حمایت اور پاکستان بھر کی دینی تنظیموں نے جس قوت کا مظاہرہ کرکے ہوٹل انتظامیہ کو غیر اسلامی حرکات سے روکا تھا' اس کی زد میں ہم ملازمین ہوٹل ایک بار پھر جکڑے گئے۔ یہودی منیجر نے نئے نئے طریقے اپنائے اور نماز پر پابندی عائد کرنے کی بجائے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کردیئے۔ چنانچہ انتظامیہ نے ملازمین کو حکم دیا کہ بیت الخلاء کی صفائی کی ذمہ داری بھی مسلمان ملازمین پوری کریں گے جبکہ سونیروں (بھنگیوں) کا تعین خاص کر موجود ہے۔ باوجود اس نئی ذمہ داری کے طور پر مسلمان ملازمین اپنی ڈیوٹی کے دوران بیت الخلاء کو دھوئیں گے۔ اس ذمہ داری کے پیچھے جو ذہن پوشیدہ تھا وہ مسلمان کا نہیں تھا بلکہ قادیانی' یہودی اور آغا خانی کارفرما تھا۔ مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان ملازمین بیت الخلاء دھوئیں گے تو لامحالہ ناپاک پانی کے چھینٹے ان کے کپڑوں پر پڑنے کی وجہ سے از خود وہ کراہت محسوس کرتے ہوئے نماز کے قابل نہ رہیں گے۔ پس آہستہ آہستہ تارک نماز ہونا شروع ہوجائیں گے۔ اس اقدام پر پھر احتجاج کیا گیا۔ جس پر ہوٹل انتظامیہ نے نئی ذمہ داری کو واپس لے لیا۔

2 انتہائی اہم بات جس کا ہم ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آخر وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر طویل عرصہ سے ہوٹل انتظامیہ بشمول مالک ہوٹل "مسٹر صدر الدین ہاشوانی آغا خانی" نے یہودی و قادیانیوں کے توسط سے مسلمانوں کو تنگ کئے رکھا۔ اصل اسباب بیان کرنے سے قبل سرسری طور پر آپ کو بتاتے چلیں کہ ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کی تعمیر و بنیاد سابقہ مالکان نے رکھی۔ جن میں پی آئی اے (قومی فضائی ایئر لائن) اور دیگر مسلمان شیئر ہولڈرز کے علاوہ غیر ملکی ہوٹل "چینز انٹر کانٹی نینٹل" (جو کہ بین الاقوامی یہودیوں کے سرمایہ سے قائم ہے) چونکہ اکثریت مسلمان شیئر ہولڈرز کا تسلط تھا' اس بنا پر اس وقت کی انتظامیہ نے نماز پڑھنے کے لئے مسجد کا منصوبہ بنایا۔ جس میں ہوٹل کے مسلمان ملازمین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور باقاعدہ طور پر اپنی ماہانہ تنخواہ سے چندے کی کٹوتی کرائی۔ اس طرح مسجد خانہ خدا کی تعمیری بنیاد پڑ گئی۔ رفتہ رفتہ مسلمانوں کی دلچسپی کی بنا پر مسجد کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے مزین کیا گیا۔ اس طرح طویل عرصہ سے جامع مسجد پرل کانٹی نینٹل ہوٹل عبادات خداوندی و سنت رسولؐ کی اتباع کے حصول کے لئے تبلیغی مرکز کے طور پر قائم ہے۔ لیکن بدقسمتی سے کوئی ۸ سال قبل ایک گھناؤنی سازش کے تحت ہوٹلز چینز کو جو منافع بخش کاروبار کے طور پر چل رہا تھا نقصان میں صدر الدین ہاشوانی آغا خانی کو ۳۰ کروڑ روپیہ میں فروخت کردیا گیا جبکہ صرف کراچی کے ہوٹل کی جگہ ۷۵ کروڑ کی ملکیت تھی۔ باقی ماندہ دوسرے صوبوں کے ہوٹلز کی جائیدادوں کا تخمینہ ڈھائی ارب ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کاروباری ساکھ کی قیمت کیا ہوگی؟ وہ مفت میں ہاشوانی آغا خانی کو نصیب ہوگئی۔ نئے انتظام کے تحت کچھ عرصہ بعد مسلمان ملازمین ہوٹل نے محسوس کیا کہ آہستہ آہستہ مالی منفعت کے سہارے مذہبی ادائیگیوں میں رکاوٹ پڑنا شروع ہورہی ہے۔ نماز پڑھنے میں رکاوٹ اور مسجد کے تقدس کو پامال کیا جارہا ہے۔ سیدھے سادے مسلمان ملازمین کی سمجھ میں بات نہ آئی۔ آخر اس بات پر اجتماعی چہ میگوئیاں ہوئیں۔ ذہنوں نے کام کرنا شروع کیا تو کڑی سے کڑی ملنا شروع ہوگئی۔ نتیجہ سامنے آیا تو معلوم ہوا کہ صدر الدین ہاشوانی جس کا تعلق آغا خانی مذہب سے ہے اور جن کے ہاں نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ و دیگر عقائد اسلامی و رسم و رواج کا قطعی عمل دخل نہیں بلکہ آغا خانی لوگ نماز کے پڑھنے میں رکاوٹ اور اسلام کے عقائد کو ضائع کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ لوگ اسلام کے بالمقابل اپنے فاسق و ملحدانہ عقائد رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے آغا خانی نماز کیوں پڑھنے دیں گے جبکہ یہودی جنرل منیجر کے تقرر اور قادیانی ریذیڈنٹ منیجر طاہر مسعود (لاہوری گروپ) کی باہمی مذہبی منافرت کے علاوہ ایک اور کردار مسٹر جمشید چاؤنا پارسی اقلیت نے بڑی بے باکی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے۔ اس کے باوجود بھی مسلمانوں نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی میں اس ساری کہانی کے طبع ہونے پر اہل پاکستان کو اس کی حقیقت کا علم ہوا۔ جس پر بعد میں ملکی اخبارات نے اچھی کارگزاری فرمائی۔ لیکن انتہائی شرمناک پہلو اس وقت سامنے آیا جب ہوٹل کے مالک صدر الدین ہاشوانی آغا خانی نے مسجد کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ اس اقدام سے ہوٹل کے دیگر شیئر ہولڈرز جن میں قادیانیوں کی مشہور تنظیم "تحریک جدید انجمن احمدیہ" سرفہرست ہے اور جو ہاشوانی آغا خانی کے

اس اقدام کی محض اس بنا پر حمایت کررہی ہے تاکہ مسلمانوں کی مسجد کو ختم کئے جانے کے بعد احمدیہ ہال (قادیانی عبادت گاہ) بنایا جاسکے۔ اسی بنا پر اکثرو بیشتر ہوٹل میں قادیانی جماعت کے وفود "ربوہ" سے آتے ہیں اور طویل قیام کے دوران منصوبہ بندی میں مصروف رہتے ہیں۔ قادیانیوں کی مکمل کوشش ہے کہ جلد سے جلد مسلمانوں کی مسجد کو اکھاڑ پھینکا جائے۔ اس سلسلے میں فعال کردار طاہر مسعود قادیانی لاہوری گروپ کا ہے۔ اسی بنا پر پچھلے دنوں جلسہ سیرت و شہادت حضرت حسینؓ کے انعقاد کے موقع پر پولیس فورس کے ذریعے جلسہ نہیں ہونے دیا گیا اور مسجد کے انتظامات سے متعلق رجسٹرڈ کمیٹی کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ جبکہ جامع مسجد کمیٹی پرل کانٹی نینٹل ہوٹل کراچی (رجسٹرڈ) کو حکومت سندھ کے متعلقہ محکمہ نے باقاعدہ قانونی و آئینی طور پر تسلیم کرنے پر رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کیا تھا۔ مذکورہ تناظر اب قادیانیوں کی بھرپور ریشہ دوانیوں میں پھل پھول رہا ہے۔ "تحریک جدید انجمن احمدیہ" کی خفیہ سرگرمیاں عروج پر ہیں اور کوئی بعید نہیں کہ عنقریب "احمدیہ ہال" کے لئے "ربوہ" سے کاریگروں کی ٹیم بلائی جائے۔ یہ ہماری غیرت کا آخری دن ہوگا۔ مملکت پاکستان جو کہ آئینی طور پر "اسلامی جمہوریہ" ہے‘ اس پر جو بھی اقدام ہم ملازمین ہوٹل کررہے ہیں وہ اپنی جگہ لیکن اس موقع پر دینی جماعتوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو بھی اس حساس معاملے پر نظر رکھنا چاہئے تاکہ مسلمانوں کو قادیانیوں‘ آغا خانیوں‘ یہودیوں کی ریشہ دوانیوں سے بچایا جاسکے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ یہ دشمن اسلام قوتیں اپنا کام کر دکھائیں گی۔

ہم تمام ملازمین ہوٹل آپ سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔ خاص کر "تحریک جدید انجمن احمدیہ" کی سرگرمیوں کو ختم کرنے کے لئے آپ سے گزارش ہے۔

وزیرے چناں شہریارے چناں

نگران حکومت اپنا وقت پورا کرکے جا چکی اور انتقال اقتدار کا مرحلہ بھی طے پا چکا۔ لیکن نگران وزیراعظم کی شخصیت اور اس کے نظریات و عقائد کا تعین بہرحال نہیں کیا جاسکا۔ اگرچہ بعض اہل قلم نے اس وشت میں جادہ پیمائی کی سعی لاحاصل کی‘ لیکن اہل نظر و انصاف جانتے ہیں کہ ان کی تحریروں میں قطعاً کوئی وزن نہیں۔ ذیل کی تحریر بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

(ادارہ)

از۔ ابویوسف محمد عبدالقیوم قریشی حضرو‘ ضلع اٹک

مادر وطن پاکستان کے مشہور صحافی اور "روزنامہ جنگ" کے باوقار کالم نگار جناب ارشاد احمد حقانی نے ۶ ستمبر ۱۹۹۳ء کے جنگ میں خامہ فرسائی فرمائی ہے کہ درآمدی وزیراعظم اور نگران منتظم اعلیٰ جناب معین احمد قریشی صاحب کو محض نام کی وجہ سے ایک مخصوص فرقے کی طرف منسوب کرنا زیادتی ہے اور قرین انصاف نہیں۔ جناب حقانی صاحب پختہ کار قلم کے دھنی اور لکھاری ہیں۔ ہمیں ان کے فن قلم کاری کی مسلمیت سے انکار نہیں۔ لیکن محض فن تحریر کی مہارت اور حذاقت کے بل بوتے پر ضروری نہیں کہ وہ اسلام کا سچا وفادار اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا دل کی گہرائیوں سے غلام بھی ہو اور اسلام اور ختم نبوت کے اٹل عقیدہ پر اس کا مخلصانہ ایمان ہو کیونکہ دینی عقائد و احکام کی پاسداری کا معیار تحریر کی چکا چوند پر نہیں اور نہ ہی اس کا اس پر مدار ہے۔ تاریخ اسلام میں بیسیوں بلکہ سینکڑوں ایسے اہل قلم آپ کو ملیں گے کہ قلم و قرطاس کی دنیا میں تو وہ یگانہ روزگار تھے لیکن ان کے دل و دماغ یا تو سرے سے ایمان سے خالی تھے یا پھر تقیہ کرکے منافقت کی سیڑھی پر چڑھ کر الحاد و زندقہ کے ناقوس بجے رہے۔ حضرت سید البشر امام الرسل حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا تاجدار ختم نبوت ہونا اسلامی بدیہات میں سے ہے اور ہر مسلمان کا اس پر عقیدہ ہے کہ اس کا منکر کافر ہے اور اس کے منکر کو دائرہ اسلامی سے خارج سمجھتا ہے۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحاریک ختم نبوت میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور اس کی ناموس کے تحفظ کے لئے مسلمانوں نے خون میں نہا کر جو تاریخ رقم کی ہے وہ اس پر شاہد عدل ہے بلکہ توحید باری تعالیٰ جیسے اصولی مسئلہ کی طرح آج کا مسلمان اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے حساس نظر آتا ہے کیونکہ۔

گفتہ‘ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و عزت پر ہر مسلمان کٹ مرنے کو اپنی سعادت عظمیٰ سمجھتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ کوئی دین دار اور متشرع یہ کارنامہ کر گزرے بلکہ کوئی عام مسلمان جو صوم و صلوۃ کا پابند نہ سہی وہ بھی اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی ختم نبوت‘ عزت و ناموس پر قربان ہو کر اعدائے دین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا ہے اور اس قسم کے عاشق باصفا غازی علم الدینؒ جیسے اسلامی تاریخ کے گوہر آبدار اور درخشندہ ستارے ہر زمانہ میں رہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیں گے اور ان کی قربانیوں کی تابانیوں سے ہمیشہ اسلامی تاریخ جگمگاتی رہے گی اور سرکار دوعالمؐ سے اپنی فدائیت اور شیدائیت کے ان مٹ نقوش ثبت کرتے رہیں گے۔

جناب حقانی صاحب نے اپنے موقف کے ثبوت میں یہ دلیل دی ہے کہ "نگران وزیراعظم صاحب کے والد صاحب مولوی تھے۔" اگر جناب حقانی صاحب نے قرآن مجید پڑھا ہو تو ان کو یہ حقیقت روز روشن کی طرح صاف نظر آجانی چاہئے کہ اگر باپ نبی محترم ہی کیوں نہ ہو ضروری نہیں کہ بیٹا بھی مسلمان ہو۔ حضرت نوح علیہ السلام نبی اللہ تھے لیکن بیٹا کنعان مشرک اور کافر تھا۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ بیٹا نبی اللہ اور خلیل اللہ ہو اس کا باپ مومن ہو۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نبی اللہ تھے لیکن ان کا باپ آزر مشرک اور بت فروش تھا۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ بھتیجا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور چچا مسلمان بھی نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیاء ہیں لیکن چچا ابولہب کٹر مشرک‘ ضدی‘ ہٹ دھرم اور اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ قرآن مجید کے ان حقائق و نظائر سے یہ واضح ہوگیا کہ نگران وزیراعظم کے باپ کے مولوی ہونے سے نگران وزیراعظم کی مذہبی پوزیشن واضح نہیں ہوتی۔ اور خود جو نگران وزیراعظم صاحب نے اس کی وضاحت کی ہے وہ بھی نامکمل ہے۔ کیونکہ پاکستان میں جو قادیانی مرتد‘ یہود و ہنود‘ سکھ اور نصاریٰ مقیم ہیں وہ بھی تو پاکستان کے شہری ہیں اور اسلامی اسٹیٹ میں ان کی حیثیت ذمی کی ہے۔

نگران وزیراعظم کے بارے میں جو بات اٹھائی گئی تھی وہ یہ تھی کہ نگران وزیراعظم کی بیگم صاحبہ غیر مسلم ہیں۔ ان کا ایک داماد بھی غیر مسلم ہے۔ قادیانی مرتد اعظم ایم ایم احمد ان کے لنگوٹیے یار ہیں۔

لیکن حقانی صاحب فرماتے ہیں کہ نگران وزیراعظم صاحب مولوی کے بیٹے ہیں لہذا مخصوص فرقہ (قادیانی مرتد فرقہ) کی حیثیت سے ان کی پہچان کرانا زیادتی ہے۔ یہ تو وہی بات ہوئی۔

من چہ گویم وطنبورا چہ مے سراید

جناب حقانی صاحب کا ملت مسلمہ پر احسان ہوتا کہ وہ مندرجہ بالا الزامات و اعتراضات کا جواب دیتے اور مسلمانان پاکستان بلکہ عالم اسلام کا اضطراب دور کرتے اور ان کا مدلل اور مسکت جواب دیتے۔ لیکن۔

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

باقی ص۲۶ پر

بارھویں

رپورٹ:۔ محمد جمیل خاں

عالمی ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ)

قادیانی آئین کے پابند ہو کر حقوق حاصل کرسکتے ہیں

ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اپنی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد چنیوٹ کے بجائے ربوہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے جامع مسجد ختم نبوت صدیق آباد مسلم کالونی کی جگہ کا انتخاب کیا گیا کیونکہ یہ جگہ مسلمانوں کے علاقے میں بھی ہے اور پنڈال بنانے کے لئے اس وسیع مسجد کے ساتھ صحن اور قطعہ زمین ہے۔ پہلی کانفرنس ۱۹۸۲ء میں منعقد ہوئی تھی۔ بارھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس اس سلسلے ہی کی ایک کڑی ہے۔ ۲۱/۲۲ اکتوبر بروز جمعرات و جمعہ جامع مسجد ختم نبوت کے تاریخی مقام پر بہت اہتمام سے یہ عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنما گزشتہ دو ماہ سے مصروف تھے۔ چونکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم مشترکہ ہے اس لئے تمام جماعتوں کے رہنماؤں کو اس کانفرنس کی دعوت دینا اور کانفرنس میں شرکت کے انتظامات کرنا اور ملک کے مختلف حصوں سے افراد کو جمع کرنا تیاری کے اہم مراحل میں شامل ہے۔ ربوہ میں مسلمانوں کی آبادی نہ ہونے کے برابر ہے۔ تقریباً چالیس گھروں میں دو سو خاندان آباد ہیں۔ اس لئے کانفرنس کے شرکاء کی تمام تعداد باہر سے ہی آتی ہے اور انتظامات کے لئے افراد اور کارکن بھی باہر سے لانا پڑتے ہیں جس کی بنا پر انتظامات کے مراحل میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلے' جس میں سپریم کورٹ نے قادیانیوں کی تمام اپیلیں مسترد کرتے ہوئے انہیں حکم دیا کہ وہ غیر مسلم اقلیت کی طرح رہتے ہوئے جس طرح دیگر اقلیتوں نے اپنا امتیازی طریقہ عبادت اپنایا ہوا ہے وہ بھی اپنے لئے علیحدہ طریقہ عبادت وضع کریں اور مسلمانوں کے شعائر استعمال نہ کریں۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس اور قومی اسمبلی کی آئینی ترمیم حقوق انسانی کے خلاف نہیں' اس حیثیت سے کانفرنس کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوگیا تھا۔

جامع مسجد ختم نبوت جو کہ اب ربوہ کی سب سے بڑی مسجد کی حیثیت اختیار کرگئی ہے اور اس حیثیت سے بھی تاریخی ہے کہ اس کو ربوہ کی پہلی مسجد ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس کا بلند و بالا اور خوبصورت مینار دور سے ربوہ کی اسلامی حیثیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس تاریخی مسجد کے وسیع و عریض میدان اور صحن کو جلسہ گاہ بنایا گیا تھا جبکہ اطراف سے آنے والے مہمانوں کے لئے مسجد کی چار دیواری کے اردگرد وسیع قطعہ اراضی پر رہائشی خیمے نصب کئے گئے تھے۔ دس ہزار سے زائد افراد کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے پینے کے مختلف اسٹالوں اور ہوٹلوں کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے رعایتی قیمت پر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

۲۱ اکتوبر کو صبح نو بجے سے ہی مختلف علاقوں سے عقیدۂ ختم نبوت کے پروانے بسوں اور ویگنوں کے ذریعے پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ گیارہ بجے پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ اس نشست کی صدارت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے کی۔ کانفرنس کے منتظم مولانا اللہ وسایا نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کے آغاز ہی سے علماء امت نے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر محدث العصر علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر بیعت کرکے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم سے شعبہ ختم نبوت قائم کرکے کام شروع کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ جھوٹے نبی کے خلاف جہاد کی فرضیت سے آگاہ کیا۔ قادیان میں جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا وطن اور مرکز تھا' ان علماء کرام نے عقیدۂ ختم نبوت کی آواز پہنچائی۔ قیام پاکستان کے بعد جب مجلس احرار اسلام پر پابندی لگ گئی تو مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے سیاست سے دستبردار ہوکر صرف اور صرف عقیدۂ ختم نبوت کے لئے مذہبی پلیٹ فارم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کرنا شروع کیا اور ۱۹۵۳ء کی عظیم الشان تحریک چلائی۔ اس میں ۱۰ ہزار افراد نے صرف لاہور میں جام شہادت نوش کیا۔ ایک لاکھ سے زائد علماء کرام اور کارکنوں نے گرفتاریاں پیش کیں۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بعد مولانا محمد علی جالندھری' ان کے بعد قاضی احسان احمد شجاع آبادی' ان کے بعد مولانا لال حسین اختر اور فاتح قادیان مولانا محمد حیات' ان کے بعد قائد تحریک ختم نبوت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور مولانا مفتی احمد الرحمان اس جماعت کی قیادت کرتے رہے اور آخرکار ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین میں ترمیم کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا اجراء ہوا۔ آج یہ جماعت مولانا خواجہ خان محمد اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی قیادت میں پاکستان' بنگلہ دیش' افریقہ' امریکہ' یورپ اور دیگر ممالک میں قادیانیوں کے ارتدادی فتنہ کا تعاقب کررہی ہے۔ یہ کانفرنس جس کا سلسلہ پہلے قادیان' پھر چنیوٹ اور اب ربوہ سے ملتا ہے قادیانیوں کو ان کے مرکز میں توبہ کرنے اور دعوت اسلام دینے اور ان پر حجت و دلیل قائم کرنے کی ایک کڑی ہے۔

مولانا عزیز الرحمان ناظم اعلیٰ نے تفصیل سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ یہ جماعت مسلمانوں کے تمام مسالک کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے اور جماعت کے قائدین کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت کے لئے تمام مسلمانوں کی متحدہ جدوجہد کو جاری رکھا جائے اور قادیانیوں کو ہر پلیٹ فارم پر شکست دی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جولائی ۱۹۹۳ء میں سپریم کورٹ نے حتمی اور واضح فیصلہ دے کر ثابت کردیا کہ یہ علماء کرام کا فرقہ وارانہ جھگڑا نہیں بلکہ قادیانی واقعی عقیدۂ ختم نبوت کے منکر اور جھوٹے نبی کے پیروکار ہیں۔ اسی لئے ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ

غیر مسلم اقلیت ہیں۔

کانفرنس کی دوسری نشست ظہر کے بعد' تیسری نشست نماز عصر کے بعد اور چوتھی نشست عشاء کے بعد جبکہ پانچویں اور آخری نشست ۲۲ اکتوبر بروز جمعہ ہوئی۔ ان نشستوں سے تمام مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے دو گھنٹہ طویل خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا قادیانیوں سے کوئی ذاتی جھگڑا نہیں۔ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور کسی صورت میں ہم یہ برداشت نہیں کرسکتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کوئی انگلی اٹھائے' کوئی حرف زنی کرے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی۔ اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزامات لگائے' تہمتیں باندھیں۔ ہم مسلمان ہو کر کس طرح برداشت کرسکتے ہیں۔ اس کی پوری کتابیں جھوٹ اور تضاد بیانی سے بھری ہوئی ہیں۔ ایسا شخص ہرگز مسلمان تو کیا انسان بھی نہیں ہو سکتا۔ میں صدق دل سے قادیانیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ جھوٹے نبی کے شکنجے سے نکل کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن و سایہ رحمت میں آجائیں' ورنہ دنیا و آخرت کا عذاب ان کا مقدر بن جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مولانا انور شاہ کشمیری فرمایا کرتے تھے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرنے میں نجات اور مغفرت ہے۔ میں مسلمانوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے لگا دیں۔ کالجوں میں' یونیورسٹیوں میں اور ہر جگہ اس فتنہ کا تعاقب کریں تاکہ اوند اولی سرکوبی ہوسکے۔

مولانا محمد اسعد تھانوی صدر متحدہ دینی محاذ سندھ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک معمولی عقل رکھنے والے سے بھی آپ پوچھیں تو آپ کو بتادے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد ہر مدعی نبوت جھوٹا اور کذاب ہے۔ عقل و نقل کسی اعتبار سے بھی کوئی شخص ایسے مدعی نبوت کی تصدیق نہیں کرسکتا۔ قرآن مجید میں سو سے زائد آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت بیان فرمائی ہے اور احادیث نبویہ میں تواتر سے آپ کو آخری نبی کی حیثیت سے روشناس کرایا گیا ہے۔

مفتی نظام الدین شامزئی نگران شعبہ تخصص بنوری ٹاؤن نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں ہم یہ مطالبہ کررہے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کے منکرین اور جھوٹے مدعی نبوت کے پرستاروں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ یہ تو حکومت کی اپنی ذمہ داری ہے۔ انگریز حکومت جس طرح قادیانیوں کی سرپرستی کرتی رہی' ہماری حکومتیں بھی آج تک اسی روش پر قائم ہیں۔ حکومت کو جان لینا چاہئے کہ قادیانیوں کی سرپرستی ان کے لئے دنیا و آخرت کے وبال کا ذریعہ بنے گی۔

سنی مجلس عمل کے قائد مفتی محمد نعیم نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تعاقب کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تمام دینی مدارس اور کالجوں میں تربیتی پروگرام شروع کئے جائیں اور ہر مسلمان نوجوان کو عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے۔

ورلڈ اسلامک مشن کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ بدقسمتی سے امریکہ ہمیں کسی صورت میں امن و چین کے ساتھ رہنے نہیں دینا چاہتا۔ پاکستان اس کا ہدف رہا ہے اور رہے گا۔ بنیاد پرستی کی آڑ میں وہ ہمارے استحکام کو ہمیشہ کمزور کرتا رہتا ہے۔ قادیانی فتنہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

انجمن سپاہ صحابہؓ کے جرنیل مولانا محمد اعظم طارق نے واضح کیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم مطالبات کی بجائے جہاد کا راستہ اختیار کریں۔ پاکستان اسلامی ملک ہے' غیر اسلامی افعال اس ملک میں برداشت نہیں کئے جاسکتے۔ ہم ایک سو سال سے مطالبات کررہے ہیں' اگر مطالبات کی شنوائی نہ ہوئی تو ہمیں جہاد کا راستہ اپنانا ہوگا۔

انجمن سپاہ صحابہ کے امیر مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہم سب کی جماعت ہے اور آج ہم سب متحد ہو کر اس پلیٹ فارم سے مخاطب ہیں۔ قادیانیوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ کسی فرقہ کی بات نہیں بلکہ پوری امت کا مطالبہ ہے' اس سے کوئی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔

جمعیت علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا لقمان علی پوری نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری ہر مسلمان پر عائد ہوتی ہے۔ اس فریضہ سے ہم غفلت کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔

جمعیت علماء اسلام کے قائد اور رکن قومی اسمبلی مولانا فضل الرحمان نے اختتامی خطاب میں کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے اس عقیدہ کے سلسلہ میں کبھی بھی کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو فوری طور پر مسلمانوں نے علماء کرام کی قیادت میں اس کا تعاقب کیا۔ ان کو پہلے اسلام کی دعوت دی' اور جب وہ اپنے کفر پر ڈٹے رہے تو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا کہ ان کو مسلمانوں کی فہرست سے خارج کردیا جائے۔ الحمدللہ مسلمانوں کی متحدہ کوششوں سے ۱۹۷۴ء میں آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس طویل تحریک کے بعد جاری کیا گیا۔ ہم ان قربانیوں کو رائیگاں نہیں ہونے دیں گے اور اس وقت تک جدوجہد جاری رکھیں گے جب تک قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرلیتے۔ اگر قادیانی یہ سمجھتے ہیں کہ آٹھویں ترمیم کو ختم کرکے امتناع قادیانیت آرڈیننس سے بھی نجات حاصل کرلیں گے تو میں ان کی غلط فہمی دور کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آٹھویں ترمیم کے تحت صرف امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء ہی نہیں تمام اسلامی قوانین کو تحفظ دیا گیا اور ہم انشاء اللہ العزیز ہر سطح پر اسلامی قوانین کا تحفظ کریں گے اور کوئی ایسی ترمیم منظور نہیں ہونے دیں گے جس سے شرعی عدالتیں' حدود' قصاص و دیت اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر زد پڑے۔ یہ ہماری بقا اور ہمارے دین کا مسئلہ ہے۔ جانیں تو قربان ہوسکتی ہیں' اسلامی قوانین میں ردوبدل کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اسلامی نے ہمیشہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مل کر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جدوجہد کی ہے اور ہر مرحلہ پر ہم ان کے ساتھ رہے ہیں۔ اب بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب جو فیصلہ کریں گے' ہم ان کے ساتھ ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اب بہت واضح ہوچکی ہے۔ پوری امت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرلیا ہے۔ اس لئے قادیانیوں کے پاس اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے مسلمانوں میں زندگی گزاریں۔

کانفرنس سے مولانا نذیر احمد' مولانا عبداللہ صاحب' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا بشیر احمد' مولانا حسین احمد' مولانا طاہر محمود' مولانا ملک عبدالحفیظ' مولانا فضل الرحمان خلیل' مولانا ابوبکر' مولانا بشیر احمد' مولانا جمال اللہ' مولانا امجد خان' میاں فضل حق اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔

کانفرنس میں قراردادیں منظور کی گئیں' جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ کا نام تبدیل کرکے صدیق آباد رکھا جائے۔ ربوہ کی ملکیت جماعت احمدیہ سے ختم کرکے مقامی افراد کو دی جائے۔ اقلیتی حقوق کے کمیشن سے قادیانیوں کی نمائندگی ختم کی جائے۔ اقلیتوں کے لئے امتیازی قوانین کا جائزہ لینے کے لئے قائم کردہ کمیشن کو ختم کیا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ قادیانیوں کی کھلے عام ارتدادی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ درگاہ حضرت بل پر ہندوستان کے مظالم قابل مذمت ہیں۔ بوسنیا' کشمیر' فلسطین' صومالیہ کے مسلمانوں پر مظالم ختم کرائے جائیں اور ان کو دشمنوں کی قید سے چھڑانے کے لئے جہاد کا اعلان کیا جائے۔ شمالی علاقہ سے کشمیر کے ساتھ الحاق کیا جائے۔

کانفرنس کی آخری دعا مدرسہ صولتیہ مکرمہ کے استاذ

باقی ص ۳۶ پر

رپورٹ:۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی' لاہور

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس

خطابات و جھلکیاں

بارہویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۲۱ اکتوبر ۱۰ بجے صبح شروع ہوئی۔ پہلی نشست کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت مولانا خان محمد صاحب نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبدالرحمان کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جبکہ صوفی غلام نبی نے ہدیہ نعت شریف پیش کیا۔

کانفرنس کی پہلی تقریر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے روح رواں اور تحریک ختم نبوت کے پرجوش مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی کی تھی جو نوجوانوں کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کی دعوت دے رہے تھے۔ موصوف سینے میں دردمند دل رکھتے ہیں اور یہ درد نوجوانوں کے دلوں میں منتقل کرتے رہتے ہیں۔ مولانا طوفانی اسم بامسمیٰ ہیں۔ انہوں نے تقریر کیا کی طوفان برپا کردیا۔

دوسری تقریر مولانا امام الدین قریشی کی تھی۔ مولانا قریشی نے اپنی شیریں آواز سے مولانا قاری عبدالکریم شاہ صاحب(ڈیرہ غازی خان) رحمتہ اللہ علیہ کی یاد تازہ کردی۔ مولانا قریشی شاہ نامہ اسلام کے حافظ ہیں۔ آیات قرآنی' احادیث نبویہ اور شاہ نامہ اسلام کے اشعار سے مجمع کو مسحور کردیا۔ مولانا قریشی ضلع مظفر گڑھ لیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور سرائیکی کے بہترین مبلغ و خطیب ہیں۔

دوسری نشست ظہر کے بعد شروع ہوئی۔ جس کا آغاز قاری نصیر احمد ربانی چنیوٹ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور صدارت متحدہ دینی محاذ بلوچستان کے صدر مولانا اللہ داد کاکڑ نے کی جبکہ پہلی تقریر جانشین جالندھری" مولانا عزیز الرحمان جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تھی۔ آپ نے اپنے متکلمانہ خطاب سے مولانا محمد علی جالندھری" کی یاد تازہ کردی۔ موصوف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک' قائدین کی خدمات' آئندہ کے لائحہ عمل پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اعلان کیا کہ مرزائیت کے خاتمہ تک ہماری تحریک جاری رہے گی۔

مولانا محمد حسین چنیوٹی نے خطاب کرتے ہوئے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قربانی دینے کے عزم کا اظہار کیا۔

مولانا عبدالکریم ندیم نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مجلس علماء اہلسنت کے مبلغین اور کارکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ ہوں گے۔

مولانا امجد خاں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو جمعیت علماء اسلام' حضرت الامیر مدظلہ کی قیادت میں بھرپور تحریک چلائے گی۔

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے اپنے خطاب میں اپنی شکست کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دینی جماعتوں کی شکست ان کے باہمی افتراق و انتشار کی وجہ سے ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ قوم نے اسلام کو مسترد نہیں کیا بلکہ دونوں بڑی جماعتوں کو ووٹ "بنام مصطفیٰ" "بنام خدیجہ" و فاطمہ"" دیئے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس وقت جبکہ دنیا سمٹ کر ایک کنبہ کی صورت اختیار کرتی جارہی ہے اس عقیدہ کی اہمیت دوچند ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت مسلمان تو کیا انسانیت کو کوئی متحد کرسکتا ہے تو وہ عقیدۂ ختم نبوت ہے۔ قادیانی گروہ پاکستان کا نہیں امریکہ' برطانیہ اور اسرائیل کا وفادار گروہ ہے۔ ہم واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس وقت امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر دنیا کو سکون نہیں پہنچا سکتا کیونکہ یہ فساد ہے۔ دنیا کو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام متحد اور انصاف فراہم کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں قادیانی امریکہ اور کفار کے جاسوس ہیں۔ ان کی وفاداری امریکہ اور استعمار کے ساتھ ہے۔ ہم قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر پروگرام میں اس کے شانہ بشانہ ہوں گے۔

مولانا مفتی نظام الدین شامزئی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آٹھویں ترمیم جو بہت سے قوانین کا مجموعہ ہے۔ جس میں اسلامائزیشن سے متعلق کئی ایک قوانین موجود ہیں۔ بالخصوص امتناع قادیانیت آرڈیننس موجود ہے۔ برسر اقتدار طبقہ نے آتے ہی آٹھویں ترمیم ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اگر یہ ترمیم یکسر ختم کردی جاتی ہے تو ہماری ایک صدی کی محنت پر پانی پھرتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں لائحہ عمل تیار کرنا چاہئے۔ قادیانی جس طرح مالی قربانی پیش کرتے ہیں ہمیں بھی پیش کرنی چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے روح رواں مولانا احمد میاں حمادی نے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر پاکستان قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا۔ مرزائی اس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں گئے۔ وفاقی شرعی عدالت نے ان کی اپیل مسترد کردی۔ وہ اس کے خلاف سپریم کورٹ میں گئے۔ سپریم کورٹ نے ان کے تابوت میں ایک زبردست کیل ٹھوکی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے فرمایا کہ معین قریشی کو قادیانی سازش کے تحت سنگاپور سے برآمد کیا گیا۔ معین قریشی نے آتے ہی تحفظ حقوق انسانی کے نام سے قادیانیوں کی بنائی ہوئی تنظیم جس میں دراب پٹیل پارسی' عاصمہ جیلانی قادیانی شامل ہیں کو حکومت کے ماتحت کردیا تاکہ وہ کمیٹی رپورٹ پیش کرے کہ کیا کیا اور کہاں کہاں اقلیتوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ حکومت اس کی سفارشات پر عمل کرنے کی پابند ہے۔ اقلیتوں سے مراد بالخصوص قادیانی ہیں۔ کفر کی حمایت کے لئے کمیٹی بنائی گئی لیکن اسلام کی تحقیقات کرنے کے لئے کوئی کمیٹی نہیں بنائی جاتی۔ حکومتی اداروں کے نفاق کا پردہ چاک ہوچکا ہے۔ ملک کے انگریزی اخبارات بالخصوص "ڈان" آئے روز اسلام کے خلاف آرٹیکل لکھتا ہے لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اکثر انگریزی اخبارات اسلام کی قطعیات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکمرانوں کو اسلام کی بہ نسبت کفر زیادہ عزیز ہے۔ مولانا نے کہا کہ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہے کہ چودھویں صدی مسیح موعود کی صدی ہے۔ مرزائی تحریک اگر خیر کی تحریک ہے تو اس کی پہلی نسل خیر' دوسری کچھ کم اور تیسری نسل میں خال خال

جیسا کہ اسلام کی تاریخ بتلاتی ہے۔ یہ فرق ہر آنکھوں والے آدمی کو صاف نظر آتا ہے۔ قادیانیت اب مرچکی ہے۔ اسے زندہ نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قادیانیت میں دم خم نہیں رہا۔ اگر شر ہے اور یقیناً شر ہے تو مجھے میرے اللہ سے امید ہے کہ یہ صدی قادیانیت کی موت کی صدی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ گروہ انسانی حقوق کی آڑ میں اسلام اور پاکستان کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈہ میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانیوں نے آئین پاکستان کو تسلیم نہ کیا تو ہم ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کے لئے حق بجانب ہوں گے۔

مولانا عبدالواحد کوئٹہ نے کہا کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے گا اسے مٹا دیا جائے گا۔ جو بھی ناموس رسالت کی شان میں دریدہ دہنی کرے گا غازی علم الدین شہیدؒ کا کارنامہ دہرایا جائے گا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور قادیانی ہر الیکشن میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ ہوتے ہیں۔ وہ قدم جو ختم نبوت کے محاذ پر آگے بڑھ چکا ہے۔ اسے ایک قدم بھی واپس نہیں لایا جاسکتا۔ وہ دن حکومت کے خاتمہ کا دن ہوگا جس میں گستاخ رسولؐ کی سزا 'سزائے موت ختم کر جائے گی۔ جس دن بے نظیر قادیانیوں کی حمایت کرے گی اسی دن اس کا تختہ الٹ دیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز حضرت اقدس دامت برکاتہم کی قیادت میں ارتداد کی شرعی سزا 'سزائے موت منوا کر دم لیں گے۔

مولانا اسعد تھانوی نے فرمایا کہ کائنات انسانی کے ہدایت و راہنمائی کے لئے انبیاء کرام کی بعثت کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا اور تکمیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوئی۔ مولانا نے متکلمانہ انداز میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر سیر حاصل بحث کی۔

تحریک کشمیر کی نمائندگی کرتے ہوئے مولانا محمد ابوبکر نے کہا کہ قادیانیت کا علاج جہاد ہے۔ جس طرح سوویت یونین کا نام صفحہ ہستی سے مٹ چکا ہے' اسی طرح امریکہ اور انڈیا کا نام بھی مٹا کر رہیں گے۔

صاحبزادہ طارق محمود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پنجاب کی وزارت اعلیٰ ایک مرزائی النسل منظور احمد وٹو کے ہاتھ میں ہے۔

ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ حالات جس قدر پریشان کن ہوں عزم اتنا ہی بلند ہو۔ ہمیں اپنی تاریخ از سرنو مرتب کرنا ہوگی۔ ایک نئی جنگ شروع ہوچکی ہے۔ ایک طرف امریکہ ہے اور یہ کہہ کر جنگ کا آغاز کرچکا ہے کہ روس کی شکست کے بعد طاقت کا توازن امریکہ کے ہاتھ میں ہے کہ عالم اسلام کے وہ حلقے جو دین' جہاد' خلافت کی بات کرتے ہیں وہ بنیاد پرست ہیں۔ الجزائر میں ۸۵ فیصد ووٹ اسلامک سالویشن فرنٹ نے حاصل کئے لیکن حکومت ان کی نہیں بلکہ ان کے مقدر میں جیلیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ چاہتا ہے کہ عالم اسلام کی دینی تحریکات کو منافق حکومتوں کے ذریعہ کچل دیا جائے۔ شام میں دس ہزار علماء کرام شہید کئے جاچکے ہیں۔ تیونس' مراکش' مصر میں علماء کرام اور دینی کارکنوں کو کچل رہے ہیں۔ معین قریشی تمام خفیہ معلومات لے کر امریکہ روانہ ہوچکا ہے۔ کشمیر کا سودا ہوچکا ہے تاکہ امریکہ کشمیر میں بیٹھ کر چاروں طرف کنٹرول کرسکے۔ بے نظیر بھٹو نے نیو سوشل کنٹریکٹ دیا کہ علماء اور مشائخ اپنے آپ کو سیاست سے علیحدہ کرلیں۔ بے نظیر حکومت کا مقصد علماء کرام' مشائخ' دینی کارکنوں کو کچلنا ہے۔ میں امریکہ اور بے نظیر دونوں کو کہتا ہوں کہ پاکستان کو مصر پر قیاس نہ کیا جائے۔ مولوی صرف اسمبلی میں بیٹھنا نہیں جانتا بلکہ تختہ دار پر لٹکنا بھی جانتا ہے۔ کیونکہ یہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی' شاہ اسماعیل شہید کی جرات کا وارث ہے۔

مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ فادر روفن' طارق سی قیصر کے اخبارات میں بیان آچکے ہیں کہ گستاخ رسولؐ کی سزا منسوخ کرا کے دم لیں گے۔ یعنی گستاخی رسولؐ کی کھلم کھلا اجازت دی جائے۔ بے نظیر بھی وعدہ کرچکی ہے لیکن وہ دن اس کی حکومت کا آخری دن ہوگا۔ اگر یہ قانون منسوخ کیا گیا تو طارق سی قیصر کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔

سپاہ صحابہؓ کے جرنیل مولانا محمد اعظم طارق نے نعروں کی گونج میں عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت' اہمیت پر پرجوش خطاب فرمایا۔ مولانا اعظم طارق نے کہا کہ ہمیں ایک لسٹ ملی جو ربوہ سے شائع ہوئی' جس میں مالی تعاون کرنے والوں کے نام تھے۔ ان میں ایک نام منظور احمد وٹو وزیراعلیٰ پنجاب کا نام بھی مرزائی معاونین میں شامل تھا۔ ہم نے اعلان کیا کہ منظور وٹو قادیانی ہے۔ اسے وزیراعلیٰ نہیں بننے دیا جائے گا۔ بعد ازاں منظور وٹو چل کر ہمارے پاس آئے اور ایک تحریری بیان دیا کہ میں مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال و مرتد سمجھتا ہوں۔ ہم نے اس کے بیان کو قبول کرتے ہوئے اسے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ

دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے بے نظیر کو شیعہ اور خاتون ہونے کی وجہ سے ووٹ نہیں دیا اور نواز شریف کو اس لئے ووٹ نہیں دیا کہ اس نے سود کے حق میں سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی' شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کا اعلان کرنے کے بعد انحراف کیا اور اسلام کے نفاذ سے پہلو تہی کی۔

مولانا ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور سپاہ صحابہؓ کا پروگرام مشترکہ ہے۔ ختم نبوت کے قائدین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی اجازت نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی گستاخی کی بھی اجازت نہیں جس طرح ختم نبوت کی تحریک پرانی ہے' اسی طرح عظمت و ناموس صحابہؓ کی تحریک بھی پرانی ہے۔ ختم نبوت کی پہلی جنگ سیدنا صدیق اکبرؓ نے لڑی جو پوری سنی قوم کا امام ہے۔ ختم نبوت کا اعلان صحابہؓ نے کیا۔ جنگ صحابہؓ نے لڑی۔ صحابہؓ ختم نبوت کے چوکیدار تھے' ہم صحابہؓ کے چوکیدار ہیں۔ میں حضرت امیر شریعتؒ' قاضی احسان احمدؒ' مولانا جالندھریؒ' مولانا لال حسین اخترؒ' مولانا محمد حیاتؒ' شیخ حسام الدینؒ' تحریک ختم نبوت کے قائدین کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ ہم نے پی پی کے بابا کو بھی دیکھا' پی پی کو بھی دیکھیں گے۔ ناموس صحابہؓ بل کے نفاذ کے لئے بھرپور کوشش کریں گے۔ اگر بے نظیر نے قادیانیوں کو تحفظ دینے کی کوشش کی تو بھرپور مزاحمت کریں گے۔ سپاہ صحابہؓ مجلس تحفظ ختم نبوت کے حکم پر جان بھی قربان کر دے گی۔

مولانا مفتی محمد نعیم کراچی نے کہا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ یہ صرف مجلس کا مسئلہ نہیں بلکہ حضورؐ سے محبت رکھنے والے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ہم مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزائیوں کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

مولانا غلام حسین جھنگوی نے کہا کہ قادیانی جہاں کہیں جائیں گے' ان کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ چیچہ وطنی اٹھارہ ہزاری میں قادیانیوں ۳۵۰۰ کنال زمین خرید کر ارتدادی مرکز تعمیر کرنے کا پروگرام بنا چکے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ۵ نومبر کو چیچہ وطنی میں کانفرنس کرکے تعاقب کی تحریک شروع کریں گے۔

مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا تعاقب جاری رکھیں گے اور ان کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو سیدنا صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب اور اس کی امت کے ساتھ کیا۔

مولانا محمد عبداللہ ٹنڈو آدم نے کہا کہ محبت نبوی کا تقاضا مرزائیت کا مکمل تعاقب و بائیکاٹ ہے۔

مولانا محمد علی صدیقی راولپنڈی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین پوری دنیا میں مرزائیت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

مولانا احمد بخش رحیم یار خاں نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی ظلی' بروزی' غیر تشریعی' تشریعی کسی قسم کا تصور کفر اور عقیدۂ ختم نبوت کے منافی ہے۔

مولانا عبدالرؤف الازھری نے کہا کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کروا کر دم لیں گے۔

مولانا پروفیسر غازی احمد بھونچال کلاں (سابق کرشن لال) نے اپنے اسلام کی داستان بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا اسلام قبول کرنا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں مجھے کلمہ طیبہ تلقین فرما کر ختم نبوت کا مسئلہ سمجھا دیا۔ اگر حضورؐ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپؐ مجھے ضرور بتلاتے کہ اب نجات اس کی اتباع میں مضمر ہے۔

متحدہ دینی محاذ صوبہ بلوچستان کے صدر اللہ داد کاکڑ نے بلوچستان میں تعاقب قادیانیت کی تاریخ پر تفصیلی روشنی ڈالی اور کہا کہ پنجاب میں صرف فتنہ قادیانیت ہے۔ لیکن بلوچستان میں قادیانیوں کے ساتھ ساتھ ذکری فتنہ بھی سوہان روح بنا ہوا ہے۔ انشاء اللہ العزیز ہماری تحریک دونوں کے خلاف جاری رہے گی۔

مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ ہو یا پیپلز پارٹی دونوں نظریہ پاکستان کے دشمن اور امریکہ اور قادیانیوں کے ایجنٹ ہیں۔ اسی لئے برسر اقتدار آتے ہی مرزائیت نوازی شروع کر دیتے ہیں جبکہ مرزائی' قائد اعظم سے لے کر ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق تک تمام مسلم قائدین کے دشمن اور گستاخ ہیں لہٰذا دونوں پارٹیاں قادیانیوں سے محتاط رہیں۔

مولانا قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک ختم نبوت کے لئے بے شمار قربانیاں دیں' جو رنگ لائیں۔ انشاء اللہ العزیز وہ دن دور نہیں جب پوری دنیا سے مرزائیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

مولانا عنایت اللہ چلاس نے کہا کہ شمالی علاقہ جات میں معین قریشی کی اصلاحات' شمالی علاقہ جات کو کشمیر سے الگ کرنے کے امریکی منصوبہ پر عملدرآمد کرنے کا آغاز ہے کہ کشمیر کو تقسیم کر دیا جائے۔ آزاد کشمیر پاکستان کو دے دیا جائے' جموں و کشمیر ہندوستان کے حصہ میں آجائے اور شمالی علاقہ جات امریکہ کی چھاؤنی بن جائیں۔ ہم مجاہدین اس شیطانی منصوبہ کو کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

مولانا غلام مصطفیٰ منچن آبادی نے ربوہ میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا پردہ چاک کیا۔

مولانا محمد لقمان علی پوری نے کہا کہ بے نظیر کی آمد کا باعث نواز شریف ہیں۔ اگر نواز شریف اپنے دور اقتدار میں "عورت کی حکمرانی" کے خلاف قانون بنا دیتے تو آج بے نظیر حکمران نہ ہوتیں۔ ہم پاکستان میں نظام اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں' نہ نواز شریف اور نہ بے نظیر۔ مولانا نے اپنے مخصوص انداز میں سیرت طیبہ اور مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔

حرکت الانصار (مجاہدین) کے کمانڈر مولانا فضل الرحمان خلیل نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ بوسنیا میں دو لاکھ سے زائد مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ صومالیہ میں امریکی مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔ کشمیر کی وادی جو جنت نظیر کہلاتی تھی' آج وہ جنت نظیر جہنم میں تبدیل ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کی حیثیت دنیا بھر میں مچھر کی بھی نہیں رہی۔ یہ اسباب ہم نے خود پیدا کئے ہیں اور جہاد کو ترک کر دیا ہے۔ تمام دنیا کے کفر کا علاج جہاد میں مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء حق سے تعلق رکھنے والی جہادی قوتیں حرکت الانصار کے نام سے متحد ہو چکی ہیں اور پوری جرأت و ہمت کے ساتھ دنیا بھر کے مجاہدین کے ساتھ تعاون میں مصروف ہیں۔

مولانا محمد عبداللہ بھکر نے فرمایا کہ کشمیر میں مجاہد لڑ رہے ہیں' اس یقین سے لڑ رہے ہیں کہ مارے جائیں گے تو شہید' بچ گئے تو غازی کہلائیں گے۔ امریکہ اگر کسی سے خائف ہے تو وہ صرف مسلمان مجاہد ہیں۔ آٹھویں ترمیم ختم کرنے کے مقاصد کبھی پورے نہیں ہو سکتے۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان نے فرمایا کہ حضرت امیر مرکزیہ اور مجلس کے رفقاء کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے اس عظیم کانفرنس میں شرکت کی سعادت بخشی۔ قادیانی فتنہ کی اصل روح کو جب دور حاضر کے تناظر میں دیکھتے ہیں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ قادیانیت محض ایک عقیدہ نہیں بلکہ اسلام کے خلاف ایک بھرپور منظم اور عالمی سازش ہے۔ قادیانیت کا تمام تر فلسفہ اسی ایک نکتہ پر مرکوز ہے کہ جہاد کے تصور کو ختم کر دیا جائے کیونکہ جہاد ہی اسلام کا محافظ ہے اور قیامت تک کے لئے اس امت پر جہاد کو اس لئے فرض قرار دیا گیا کہ حق و باطل کا جھگڑا قیامت تک رہے گا۔ اگر باطل بالکل ختم ہو جائے تو جہاد کس کے خلاف۔ باطل کو مغلوب اور حق کو غالب کرنا اصل مقصود ہے۔ اسی لئے جہاد فرض ہے۔ اس فتنہ کی سرپرستی مغربی دنیا کر رہی ہے۔ امریکہ اور اس کے حواری' برطانیہ اور یورپ اس کی پشت پر ہے۔ آج جب جہاد کا تصور پیش کیا جاتا ہے تو پوری دنیا کا میڈیا اسے دہشت گردی قرار دیتا ہے۔ جب اسلام کو بحیثیت نظام کے نفاذ کی بات کی جاتی ہے تو اس جدوجہد کو دہشت گردی اور بنیاد پرستی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اگر اسے دہشت گردی تسلیم کیا جائے تو ہمیں مرعوب نہیں ہونا چاہئے۔ اگر جہاد دہشت گردی ہے تو اس کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ **و اعدولهم ما استطعتم من قوة** اگر امریکہ' صیہونیت' یہودیت' ہندوؤں' قادیانیوں کو مرعوب کرنا دہشت گردی ہے تو ہم سب سے بڑے دہشت گرد ہیں۔ ہماری آپ سے کھلی جنگ ہے۔ اس لڑائی میں نواز شریف اور بے نظیر پیا ہو سکتے ہیں' لیکن ہم نہیں ہو سکتے۔ افغانستان کی کیمونسٹ

حکومت مجاہدین کو اشرار کہتی تھی۔ ہمارے ہاں دہشت گرد کہتے ہیں جبکہ عرب میں اعراب کہتے ہیں۔ آٹھویں ترمیم آئین کا حصہ ہے جو ختم نہیں ہوگی۔ ایک نئی ترمیم آئے گی۔ آٹھویں ترمیم یہ ایک پیکیج ہے جو بہت سی اسلامی دفعات بھی اپنے ضمن میں لئے ہوئے ہے۔ ہم تمام جزئیات کے حوالے سے دیکھیں گے۔ شرعی امور سے متعلق دفعات میں انہیں برقرار رکھا جائے گا۔ اگر سازش کے ذریعہ ہمیں پارلیمنٹ سے باہر رکھا جائے گا تو ہم جہاد کا راستہ اختیار کریں گے۔ مولانا فضل الرحمان کا جاندار اور جرأت مندانہ خطاب عصری نماز تک جاری رہا جبکہ دعا شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالحفیظ مکی نے فرمائی اور اس خوشخبری کے ساتھ کانفرنس کے اختتام کا اعلان کیا کہ علماء حق سے تعلق رکھنے والی جہادی قوتیں متحد ہو چکی ہیں۔ خداوند قدوس سیاسی قوتوں (جمعیت س ف گروپوں) کو بھی اتحاد کی توفیق دے۔

کیا۔

● اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرؤف جتوئی، مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد یعقوب ربانی نے انجام دیئے۔

● سیکیورٹی کے فرائض حرکت الانصار (اتحاد حرکت الجہاد الاسلامی و حرکۃ المجاہدین) کے باوردی مجاہد نوجوانوں نے سرانجام دیئے جن کی قیادت مولانا اللہ وسایا قاسم کر رہے تھے۔

● جمعہ کا خطبہ اور نماز قائد جمعیت مولانا فضل الرحمان نے پڑھائی۔

● جمعہ صبح کی نماز کے بعد مولانا اللہ وسایا نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر دو گھنٹے درس قرآن پاک دیا اور قادیانیوں کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔

● جمعرات عصری نماز کے بعد سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی۔ سوالات کے جوابات محقق العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے ارشاد فرمائے۔

● حضرت الامیر دامت برکاتہم تمام اجلاسوں میں رونق افروز رہے۔

●●

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا جو بندہ بے شوہر والی اور بے سہارا کسی عورت اور کسی مسکین اور حاجت مند آدمی کے کام میں دوڑ دھوپ کرتا ہو وہ اجر و ثواب میں اس مجاہد بندہ کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں دوڑ دھوپ کرتا ہو۔ راوی کہتے ہیں "اور میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس شب بیدار کی طرح ہے جو رات بھر نماز پڑھتا ہو اور تھکتا نہ ہو اور اس دائمی روزہ دار کی طرح ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو کبھی بغیر روزے کے رہتا ہی نہ ہو۔" (صحیح بخاری)

جھلکیاں

سرزمین ربوہ کھلا شہر قرار دیئے جانے کے بعد یہ بارہویں سالانہ کانفرنس ہے۔ جس کی کامیابی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین نے ربوہ، چنیوٹ، جھنگ، فیصل آباد، جڑانوالہ، ٹانڈلیانوالہ، ماموں کانجن، ٹوبہ، گوجرہ، کمالیہ، سمندری، سرگودھا، سلانوالی، کوٹ مومن، شاہ پور صدر و شہر، خوشاب، پنڈی بھٹیاں، خانقاہ ڈوگراں، سکھیکی، فاروق آباد، شیخوپورہ، لاہور، قصور، کھڈیاں، چوکی، چونیاں، اوکاڑہ، ساہیوال سمیت کئی ایک شہروں، قصبات اور اضلاع کا دورہ کیا۔

● کانفرنس کے پنڈال کو خوبصورت بینروں سے سجایا گیا جو ربوہ، چنیوٹ، سرگودھا، راولپنڈی کی جماعتوں کی طرف سے لگائے گئے۔

● خورد و نوش کے انتظامات قاری محمد ابراہیم فیصل آباد، مولانا بشیر احمد سکھر، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا محمد اکرم طوفانی نے بحسن و خوبی سرانجام دیئے جبکہ تمام تر انتظامات کی نگرانی مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری فرما رہے تھے۔

● کانفرنس میں ملک بھر سے احباب قافلوں کی صورت میں تشریف لائے۔

● مشائخ عظام میں حضرت اقدس امیر مرکزیہ مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا نذیر احمد شیخ الحدیث جامعہ امدادیہ فیصل آباد، نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ، مولانا عزیز احمد بہلوی، مولانا صاحبزادہ سعید احمد سرائکی سمیت دسیوں حضرات نے شرکت کی۔

● شعراء میں سید امین گیلانی، مولانا محمد شریف ماچی بزرچ، صوفی احمد بخش چشتی نے نعتیہ کلام سے سامعین کو محظوظ

تحریکِ ختمِ نبوت 1974

ترتیب و تدوین

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء ○ قادیانی احتساب کی سرگزشت ○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب ○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط ○ ظفر اللہ خان قادیانی کی بی ٹی ولیمن کے پرانے شوہر کی لوپ پاکستان ○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں ○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت ○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس ○ مسیح موعود بنے کا پاکستانی دعویدار ○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات ○ سکندر مرزا ایک قومی غدار ○ "ایک غلطی کا ازالہ" کی ضبطی ○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام ○ اقبال اور قادیانیت ○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت ○ قادیانی جماعت کا بجٹ ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟ ○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں ○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں ○ اسرائیل میں مرزائی مشن ○ ربوہ کا سالانہ جلسہ ○ ہفت روزہ "چٹان" کی ضبطی ○ مولانا عبیداللہ انور کی گرفتاری ○ بھٹو اور مرزا ناصر ○ فوج کا ہیڈ کوارٹر - ربوہ ○؟ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر ○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان ○ عجیبی سفیر ربوہ میں ○ مرزائی لندن پلان ○ مرزائی گھوڑے ○ رفیق باجوہ کا انکشاف ○ حملہ ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی ○ محکمہ تعلیم اور قادیانی ○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی ○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں ○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ مولانا شمس الدین کی شہادت ○ ربوہ علاقہ غیر ○ مرزائی سلطنت کے خواب ○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں ○ براڈ کاسٹنگ ان دی ربوہ ○ ربوہ سازشوں کا مرکز ○ اسمبلی میں چوہدری ظہور الٰہی کا خطاب ○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد ○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد ○ "پاکستان قائم نہیں رہے گا" مرزا ناصر احمد کی دھمکی ○ سانحہ ربوہ 1974ء ○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلباء پر وحشیانہ ظلم و ستم ○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی ○ قادیانی عورتوں کی حقیقت ○ قادیانی جنت و دوزخ ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ رازدار کا قتل ○ کوثر نیازی ربوہ میں ○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی ○ شیزان قادیانیوں کی فیکٹری ○ ملک قاسم مجید نظامی "آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں اہل شکن بیانات ○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں ○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے ملاقات ○ سانحہ ربوہ کے سلسلے میں جسٹس صمدانی ٹربیونل کی لمحہ بہ لمحہ کارروائی پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت ○ عمدہ کاغذ ○ اعلیٰ طباعت ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل ○ مجلد ○ صفحات 1224 ○ قیمت 200 روپے

○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے ○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا
پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھئے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: 40978

نزلے کے ازالے کے لیے جوشینا

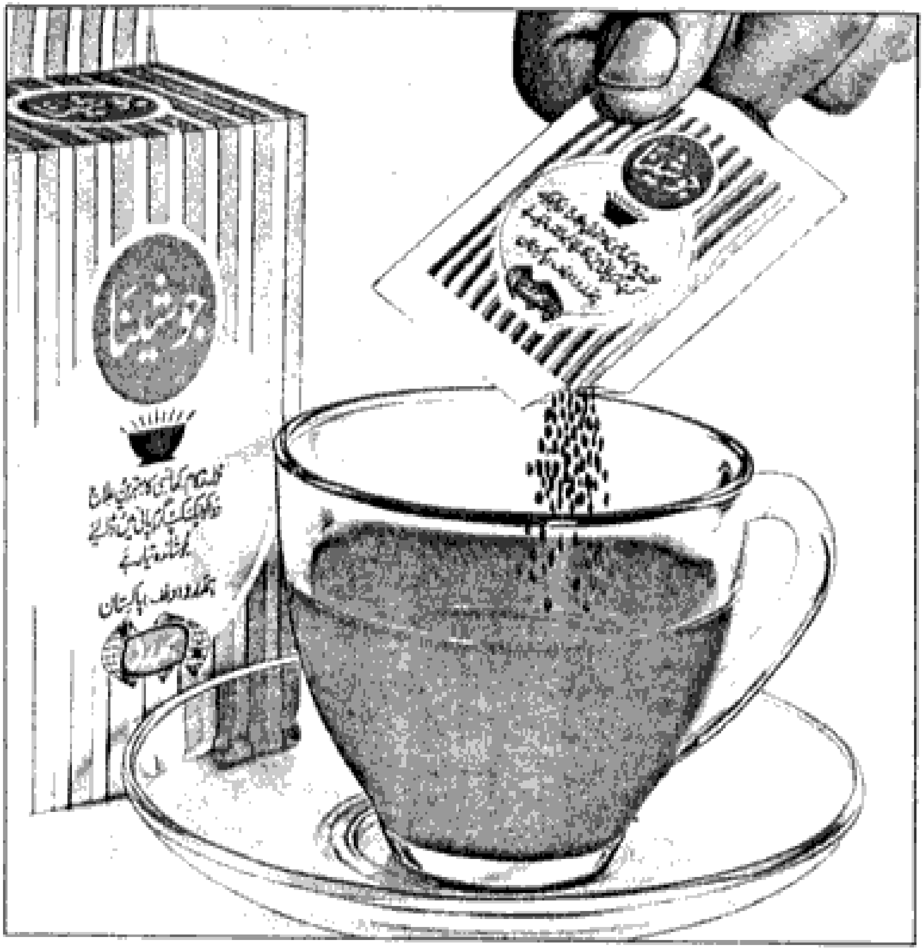

کھانسی اور نزلے کی ابتدا عموماً زکام سے ہوتی ہے۔ گلے میں خراش محسوس ہو یا چھینکیں آنا شروع ہوں تو فوری جوشینا لیجیے۔ یہ ان تکلیف دہ امراض کے علاج اور ان سے محفوظ رہنے کا مفید ذریعہ ہے۔

جوشینا — نزلہ، زکام اور کھانسی کے علاج کے لیے طبِ مشرق میں صدیوں سے استعمال ہونے والے مجرب اور مؤثر جوشاندے کا خلاصہ ہے۔

ایک پیکٹ "جوشینا" ایک کپ گرم پانی میں حل کیجیے، فوری استعمال کے لیے ایک شفا بخش خوراک تیار ہے۔

مدینۃ الحکمۃ تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ

آپ ہمدرد کے دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ جائز منافع بین الاقوامی شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

نزلہ و زکام جوشینا سے آرام

ہمدرد

Adarts-JOS-1/93

مرسلہ: فضل الرحمٰن صدیقی، مانچسٹر

پڑھتا جا شرماتا جا

مرزا قادیانی اپنی اور اپنے بیٹے کی نظر میں

یہ جوان لڑکیاں کون تھیں اور مرزا جی کے گھر میں کیوں رہ رہی تھیں؟؟

قادیانی لٹریچر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے چوٹی کے مریدوں کا جن کے سہارے ان کا کام چل رہا تھا خوب خیال رکھتے تھے۔ ان کی رہائش آسائش کے علاوہ ان کے کھانے کا انتظام بھی احسن طریق سے کیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ ان کے لئے پلاؤ زردہ مرغ اور بٹیر بھی تیار کرائے جاتے تھے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کی خاطرول کش اور دل پسند بیویوں کی فکر بھی رہتی تھی۔

روایت ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ "ڈاکٹر میر محمد اسلم نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کی پہلی شادی حضرت صاحب نے گورداسپور میں کرائی تھی اور رشتہ ہونے سے پہلے حضور نے ایک عورت کو گورداسپور بھیجا تھا کہ وہ آکر رپورٹ کرے کہ لڑکی شکل و صورت میں کیسی ہے' اور مولوی صاحب کے لئے موزوں بھی ہے یا نہیں۔ اس عورت کو حضرت صاحب نے ام المومنین کے مشورہ سے مختلف باتیں نوٹ کرائی تھیں۔ مثلاً "لڑکی کا رنگ کیسا ہے' قد کتنا ہے' آنکھوں میں کوئی نقص تو نہیں' ناک ہونٹ گردن دانت چال ڈھال وغیرہ کیسے ہیں۔ غرضیکہ بہت سی باتیں ظاہری شکل و صورت کے متعلق لکھوا دی تھیں کہ ان کا خیال رہے اور واپس آکر بیان کرے۔"

(سیرۃ المہدی جلد ۳ ص ۲۹۹)

۲۔ "بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب میاں ظفر احمد کپور تھلوی کی پہلی بیوی فوت ہو گئی تو حضرت صاحب نے کہا کہ ہمارے گھر دو لڑکیاں رہتی ہیں میں ان کو لاتا ہوں۔ آپ جس کو پسند کریں نکاح کر دیا جائے۔ چنانچہ حضور نے ان دونوں لڑکیوں کا بلا کر کمرہ کے باہر کھڑا کر دیا پھر اندر آکر (میاں ظفر احمد سے) کہا کہ آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں۔ میاں ظفر احمد نے دیکھ لیا تو لڑکیاں چلی گئیں۔ اور حضرت صاحب نے پوچھا کہ بتاؤ کون پسند ہے۔ انہوں نے کہا کہ لمبے منہ والی تو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے خیال میں گول منہ والی اچھی ہے۔ پھر فرمایا کہ لمبے منہ والی کا چہرہ بیماری وغیرہ کے بعد بدنما ہو جاتا ہے لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔"

(سیرۃ المہدی جلد اول ص ۲۵۹)

قارئین! مریدوں کی دلجوئی کے علاوہ مرزا جی کا یہ رنگین ذوق ملاحظہ کیجئے اور حسن پسندی کی داد دیجئے۔

مرزائی دوستو! یہ جوان لڑکیاں کون تھیں اور مرزا جی کے گھر میں کیوں رہ رہی تھیں؟ کیا اس لئے کہ مریدوں کی دلجوئی کی جا سکے یا کسی اور مقصد کے لئے؟

بے شرمی کی انتہاء

مرزا قادیانی کی یہ بے حیائی اکثر مریدوں کو کھٹکتی تھی۔ آخر کار ایک مرزائی نے وضاحت طلب کر ہی لی۔

"سوال:۔ حضرت صاحب غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟"

"جواب:۔ وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط کرنا منع نہیں موجب رحمت و برکات ہے اور یہ لوگ احکام حجاب سے مستثنیٰ ہیں۔"

(اخبار الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۲)

گویا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدس سانڈ ہیں جن سے مس ہی نہیں اختلاط بھی موجب رحمت و برکات ہے۔ (نعوذ باللہ)

خدمت گزار عورتیں

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی غیر عورت کو ہاتھ نہیں لگایا۔ بیعت بھی کپڑا وغیرہ کے ذریعہ یا زبانی لی جاتی تھی۔ ایک دفعہ رات کے اندھیرے میں حضورؐ ایک مقام پر کھڑے اپنی بیوی سے بات کر رہے تھے۔ دو آدمی پاس سے گزرے حضور نے انہیں ٹھہرا کر کہا کہ یہ میری بیوی ہے۔ مبادا تمہارے دل میں شیطان کوئی وسوسہ پیدا کر دے۔ ان واقعات کو مدنظر رکھئے اور خانہ ساز ظلی نبوت کا حال پڑھیئے۔

خلوت میں غیر محرم عورت سے مکالمہ

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے ام المومنین کی زبانی روایت کیا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی عورت مسماۃ بھانو ملازم تھی۔ وہ سردی کی ایک رات حضور کو دبانے بیٹھی۔ وہ لحاف کی وجہ سے ٹانگوں کی بجائے پلنگ کی پٹی دباتی رہی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ۔

بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی۔ ہاں تد ے تے تساڈی لتاں لکڑی واگر ہویاں ہویاں ایں۔ یعنی جی ہاں جب ہی تو آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔"

(سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۲۱۰)

اپنے الہام سے انکار

انبیاء کو سب سے پہلے اپنے الہام پر ایمان ہوتا ہے اور وہ بلاغ ماانزل کے تحت مامور ہوتے ہیں کہ خدا کا الہام بلا کم و کاست لوگوں تک پہنچا دیں خواہ انہیں اس جرم کی پاداش میں بھڑکتی ہوئی آگ یا تختہ دار سے ہمکنار ہونا پڑے۔ مگر افسوس کہ مرزا جی اس مقام پر بھی بالکل نکل نظر آتے ہیں۔ ۱۸۶۰ء کے زمانہ میں ایک دفعہ انہیں الہام ہوا تھا کہ سلطنت برطانیہ ۷۰ سال تک کمزور ہو جائے گی۔ الہام کے اصل الفاظ یہ تھے کہ سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف و اختلال' ان کے کسی مرید نے یہ الہام مولانا بٹالوی کو بتا دیا اور انہوں نے اپنے اخبار اشاعۃ السنہ میں شائع کر دیا بس پھر کیا تھا مرزا جی کو فکر پڑ گیا

کہ انگریز بہادر ناراض ہو کر "خود کاشتہ پودا" کی جڑ ہی نہ اکھڑوا دے فوراً "ایک رسالہ کشف الغطاء" لکھ مارا جس کے ٹائٹل پر بحروف جلی لکھا کہ "یہ مولف تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام سے باادب گزارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سنا جائے۔"

پھر صہ پ پر الہام مذکورہ سے انکار کرتے ہوئے لکھا کہ "میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے اپنی عاجزانہ عرض کو گورنمنٹ پر ظاہر کروں کہ مجھے اس شخص کے ان خلاف واقعہ کلمات سے کس قدر صدمہ پہنچا ہے اور کیسے درد رساں زخم لگے ہیں۔ افسوس کہ اس شخص نے عمداً اور دانستہ گورنمنٹ کی خدمت میں میری نسبت نہایت ظلم سے بھرا ہوا جھوٹ بولا ہے اور میری تمام خدمات کو برباد کرنا چاہا ہے' خدا جھوٹے کو تباہ کرے۔"

گویا مرزاجی نے خوب زور و شور سے الہام مذکورہ کا انکار کر دیا چونکہ مولانا بٹالوی کے پاس مرزاجی کی کوئی تحریر نہ تھی اس لئے انہیں خاموش ہونا پڑا اور عرصہ ۲۵ سال تک اس الہام پر انکار کا پردہ پڑا رہا مگر "نہاں ماند کجا رازے کزو سازند محفلہا" کہی ہوئی بات کو چھپانا ذرا مشکل ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہو ہی جایا کرتی ہے۔ مذکورہ الہام کے سلسلہ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ مرزاجی نے انکار کیا اور دعا کی کہ جھوٹے کو خدا تباہ کرے مگر ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے نے سیرۃ المہدی جلد ا ص ۵۷ پر تسلیم کر لیا کہ حضرت صاحب کو واقعی یہ الہام ہوا تھا۔

اب قارئین یہ بتائیں کہ مرزاجی کو کیا کہیں۔ مرزائیو! یہ کیا بات ہے کہ باپ اپنے الہام سے منکر ہے اور صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ الہام واقعی ہوا تھا۔ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا۔

مرزا قادیانی کو احتلام

انبیاء معصوم ہوتے ہیں شیطان کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہ سوتے جاگتے متوجہ الی اللہ رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کے خواب بھی وحی الٰہی کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کی خوابیں اثر شیطانی سے بالکل صاف اور مصفا ہوتی ہیں چنانچہ خود مرزاجی سے ان کے ایک مرید نے سوال کیا کہ۔

"انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟"

مرزاجی نے فرمایا کہ۔

"چونکہ انبیاء سوتے جاگتے ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اس واسطے ان کو خواب میں احتلام نہیں ہوتا۔"

(سیرۃ المہدی جلد اول ص ۱۵۷)

مرزاجی کا مذکورہ بالا بیان درست ہے کہ انبیاء کے خیالات پاکیزہ ہوتے ہیں' اس لئے ان کو احتلام نہیں ہوتا۔ ہم مرزا صاحب کی تصدیق کرتے ہوئے ذیل کی روایت درج کرتے ہیں غور سے پڑھیئے کہ۔

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہو گیا تھا۔"

(سیرۃ المہدی جلد ۳ ص ۲۴۲)

مرزائی دوستو! بتاؤ یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ کے حضرت صاحب بھی دھر لئے گئے۔

مرزا قادیانی کی امراض اور دوائیں

انبیاء کرام جہاں روحانیت کے امام ہوتے ہیں' وہاں ان کی جسمانی صحت بھی قابل رشک ہوتی ہے۔ دائم المریض ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ کوئی عظیم ذمہ داری اس شخص کے سپرد نہ کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کو بار نبوت اٹھانے اور نباہنے کے لئے صحت اور تندرستی بھی عطا کی جاتی ہے۔ وہ بجز عام انسانی فطرت کے کسی خاص مرض کا نشانہ نہیں ہوتے۔ اصول مذکورہ ذہن نشین رکھئے اور مرزاجی کا حال سنئے۔

ا۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ۔

"نزول ثانی کے وقت مسیح موعود کا لباس دو زرد چادریں ہوگا۔"

مرزاجی اس کی تاویل فرماتے ہیں کہ۔

"اس سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے حصہ میں یعنی دوران سر ایک نیچے کے حصے میں یعنی کثرت بول اور یہ بیماریاں مجھے شروع سے چلی آ رہی ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷ وغیرہ)

۲۔ "میرا دل اور دماغ بہت کمزور ہے اور میں کئی امراض کا نشانہ رہ چکا ہوں۔ ذیابیطس اور درد سر مع دوران سر میرے شامل حال ہیں۔ بعض اوقات تشنج قلب کا دورہ بھی ہوتا تھا۔"

(تریاق القلوب ص ۶۸)

۳۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی۔ اور آپ پرنالے کو (پ پ پ پ پ) پنالہ فرمایا کرتے تھے۔"

(سیرۃ المہدی جلد ۲)

۴۔ "مجھے کئی سال سے ذیابیطس کا مرض ہے۔ پندرہ بیس دفعہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سو سو مرتبہ ایک دن میں پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر بھی آتی ہے۔ کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور کثرت پیشاب سے ضعف تک نوبت پہنچتی ہے۔"

(نسیم دعوۃ ص ۶۹)

۵۔ کسی حوالہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

"پڑھا تو تھا مگر حافظہ اچھا نہیں' یاد نہیں رہا۔"

(نسیم دعوۃ ص ۷۳)

۶۔ "میرا حافظہ بہت خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔"

(ص حوالہ)

۷۔ "مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔"

(منظور الٰہی ص ۳۴۹)

۸۔ ایک مرید کو لکھتے ہیں کہ۔

"دوران سر کی بہت شدت ہو گئی ہے' پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے سر چکراتا ہے' اس لئے ایک انگریزی وضع کا پاخانہ لیتے آویں۔"

(خطوط امام بنام غلام ص ۶' قادیانی مذہب)

۹۔ "ایک مرتبہ میں قولنج زہیری میں مبتلا ہو گیا اور ۱۶ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور اتنا درد تھا کہ بیان سے باہر ہے۔"

(حیاۃ النبی ص ۳۹)

۱۰۔ "مجھے ہمیشہ دو بیماریاں چلی آ رہی ہیں ایک مراق دوم کثرت بول۔"

(کشف الظنون ص ۴۸ بحوالہ ریویو)

۱۱۔ "میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود کو فرماتے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۵۵)

۱۲۔ "حضرت اقدس نے فرمایا کہ۔ مجھے دق اور سل کی بیماری ہو گئی تھی۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۵۵)

۱۳۔ "میں نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ حضرت صاحب کو دودھ ہضم ہو جاتا تھا؟ فرمایا۔ ہضم تو نہیں ہوتا تھا مگر پی لیتے تھے۔"

(سیرۃ المہدی ص ۵۰)

۱۴۔ "چونکہ حضرت کو پیشاب جلد جلد آتا ہے۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے ہیں تاکہ جلدی کھل جائے۔"

(سیرۃ المہدی ص ۵۵)

۱۵۔ "حضرت مرزاجی کی تمام تکالیف مثلاً "دوران سر' درد سر' کمی خواب' تشنج دل' بدہضمی' اسہال' کثرت بول اور مراق وغیرہ کا ایک ہی باعث تھا یعنی عصبی کمزوری۔"

(ریویو مئی ۱۹۲۷ء)

قارئین! مرزاجی کی بیماریاں دیکھئے اور مرزائی دوستوں سے پوچھئے کہ کیا ایسا دائم المریض آدمی بار نبوت اور اس کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔ کیا سلسلہ انبیاء میں ایسی کوئی مثال دکھا سکتے ہو اور سوچ کر بتاؤ کہ کیا مراقی نبی ہو سکتا ہے۔ نبوت اور مراق۔ خوب سوچو اور سوچ کر جواب دو۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا صاحب کو عمدہ غذا مثلاً "مرغ' بٹیر' مچھلی' پرندوں کا گوشت' پھل وغیرہ کے علاوہ مقوی ادویہ استعمال کرنی پڑتی تھیں۔ مثلاً "بادام روغن' مشک' عنبر' مفرح عنبری' افیون' سنکھیا' ...

سے استعمال فرمایا کرتے تھے۔

(خطوط امام بنام غلام' مکتوبات' سیرۃ)

مرزاجی کی سادگی

انبیاء کی زندگی دنیاوی تکلفات سے مبرا اور سادہ ہوتی ہے۔ معمولی کھانا اور سادہ لباس' اٹھنا' بیٹھنا' جاگنا' سونا تکلف سے خالی ہوتا ہے اور ان کی حقیقی توجہ لذات دنیا کی بجائے عبادات اور استغراق الی اللہ میں ہوتی ہے۔ چونکہ مرزاجی کے ہاں سامان عیش کی فراوانی تھی' اور خوب مزے سے زندگی کٹتی تھی' کھانے اور پینے میں خوب تکلف فرماتے اور سفر کے وقت سیکنڈ کلاس کا پورا کمرہ ریزرو فرمایا کرتے تھے۔

(سیرۃ المہدی جلد ۲ ص ۱۰۱)

اس لئے مرزاجی کی سادگی اور استغراق بیان کرنے میں مرزائی جماعت چند ایسی کہانیاں پیش کرتی ہے جن سے مرزاجی کند دماغ اور مراقی ثابت ہوتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے۔

ا۔ "مرزا صاحب کا ایک دفعہ چلتے چلتے پاؤں سے جوتا نکل گیا' اور انہیں معلوم ہی نہ ہوا۔ آخر بہت دور جا کر یاد آیا۔"

۲۔ "ایک دفعہ ایک مرید گرگابی بطور تحفہ لے آیا لیکن حضرت صاحب اس کو الٹے سیدھے پہن لیتے اور دائیں بائیں کا پتہ نہ چلتا تھا۔ مجبوراً" بیوی صاحبہ نے نشان لگا کر دیئے مگر پھر بھی پتہ نہ چلتا تھا۔ آخر اتار کر پھینک دیا۔"

(سیرۃ المہدی ص ۶۷)

۳۔ "جراب الٹی پہن لیتے ہیں' ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف ہو جاتی ہے اور واسکٹ اور کوٹ پہنتے ہوئے ایک بٹن دوسرے بٹن کے ہول یعنی سوراخ میں بند کر لیتے ہیں۔ رفتہ رفتہ سب بٹن ٹوٹ جاتے ہیں۔ (بٹے بھی خوب ہوں گے۔ ناقل)

(سیرۃ ۲ ص ۵۸)

۴۔ "گھڑی کا ٹائم ہندسے گن کر معلوم کرتے تھے۔"

(سیرۃ جلد ا ص ۱۸۰)

"تیز چابی کسی سے دلواتے تھے۔"

(کشف الظنون ص ۸۰)

۵۔ "محمود نے آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی۔ حضرت جب لیٹتے تو وہ اینٹ آپ کو چبھے۔ بالآخر آپ نے حامد علی سے کہا کہ حامد علی کئی دنوں سے میری پسلی میں درد ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شے چبھتی ہے۔ حامد علی نے تلاش کر کے وہ اینٹ نکالی۔"

(سیرۃ المسیح موعود ص ۴۹-۵۰)

قارئین! یہ ہے مرزائی نبی کی سادگی اور استغراق الی اللہ کا عملی نمونہ۔

طب وصحت

برہمی بوٹی۔ حافظہ اور ذہن کیلئے صندل بو سے آزمودہ

از۔ حکیم محمد طارق محمود چغتائی گولڈ میڈلسٹ' احمد پور شرقیہ

ایک بیل دار بوٹی ہے جو اکثر دریاؤں اور پانی کے کناروں پر بکثرت ہوتی ہے۔ عام اصطلاح میں اس کو برہمی بوٹی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ان مزاجوں کے لئے مفید اور موثر ہوتی ہے جو زیادہ برہم اور محرک مزاج ہوتے ہیں چونکہ یہ معدل صفراء ہے اس لئے تمام صفراوی مزاجوں کے لئے اعلیٰ درجے کی مفید اور مجرب ہے۔

دماغی ٹانک

برہمی بوٹی دماغ کی کمزوری اور ضعف کے لئے لاجواب ٹانک ہے۔ ان لوگوں کے لئے لاجواب ہے جن کا شب و روز دماغی کام ہے بلکہ نسیان یعنی بھول جانا' سر چکرانا' دماغی خشکی حتیٰ کہ اس لاعلاج دماغی کمزوری کا بہترین علاج ہے جس کی اصل وجہ بیماری کے بعد یا جنسی بے اعتدالی ہو۔ اطباء کرام نے اس کو استعمال کرانے کے کئی طریقے لکھے ہیں اور تجربات و مشاہدات نے ان کی تصدیق کی ہے۔ مندرجہ ذیل ایک دماغی ٹانک قارئین کے فائدے کے لئے عرض کر رہا ہوں۔ امید ہے اس کے فوائد سے مستفید ہوں گے۔ ہوالشافی۔ برہمی بوٹی خشک ۱۰۰ گرام' اسطخودوس ۵۰ گرام (اسطو خدوس)' مغز بادام شیریں ۱۰۰ گرام' مرچ سفید ۲۰ گرام' سونف ۱۰۰ گرام' مصری ۲۰۰ گرام۔ تمام ادویہ باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ صبح و شام نہار منہ دودھ یا پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

موسم گرما میں ان تمام ادویہ کے دس حصے کر لیں۔ ہر ایک میں سے ایک حصہ ملا کر گھونٹ کر نہار منہ پی لیں۔ یہ نسخہ دماغی کمزوری' نسیان' گرمی کی وجہ سے سر کے چکر' دماغی خشکی کے لئے اکسیر اور لاجواب ہے۔

جگر کی گرمی

ہاتھ پاؤں کی گرمی' دل کی دھڑکن' جگر کی گرمی' مثانہ کی گرمی' پیشاب کی جلن' پیشاب ہلدی کی طرح آنا ان تمام عوارضات کے لئے برہمی بوٹی لاجواب اور اکسیری حکم رکھتی ہے۔ اس ضمن میں برہمی بوٹی' گل سرخ' مغز بادام ہموزن کوٹ پیس کر محفوظ رکھیں۔ ایک چمچ صبح دوپہر اور شام دودھ یا پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ مذکورہ بالا عوارضات اور بیماریوں کے لئے بہترین چیز ہے۔

الرجی

الرجی یا چھپاکی کے لئے برہمی بوٹی بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ جب خون میں حدت صفراء کی زیادتی کی وجہ سے جسم میں خارش' تپش اور بے چینی ہو جاتی ہے' جسم پر دھپڑ اور گول سرخ نشان پڑ جاتے ہیں ایسی تمام کیفیات کے لئے مذکورہ نسخہ یعنی گل سرخ اور برہمی' مغز بادام ہموزن بہت مفید ہے۔ ایسے مرض میں مرچ' گرم اور تیز اغذیہ سے پرہیز لازم ہے۔

بے خوابی

دماغ میں خشکی' کمزوری کی وجہ سے رات کو نیند کی کمی' بے خوابی' ذہنی ہیجان سب علامات کے لئے برہمی بوٹی کا پہلا نسخہ بہت مفید ہے۔ متواتر ایک ماہ کے استعمال سے انتہائی مفید اثرات واضح ہوتے ہیں۔

آنتوں کی جلن

مروڑ' پیچش' بے چینی' بار بار حاجت' آنتوں کی خراش' زخم حتیٰ کہ پیشاب کی بندش جلن کے لئے نسخہ نمبر ۲ یعنی گل سرخ والا بہت مفید ہے۔ اسے متواتر استعمال کیا جائے اور ساتھ ہی غذائی پرہیز لازم ہونا چاہئے۔

الغرض برہمی بوٹی دماغی عوارضات کا کامیاب اور بہترین علاج ثابت ہوا ہے۔ اسے استعمال کر کے احقر کو دعا دیں۔

احسان

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے والے مت ہو اور نہ یہ کہنے والے ہو کہ اگر اور لوگ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر دوسرے لوگ ظلم کا رویہ اختیار کریں گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے بلکہ اپنے دلوں کو اس پر پکا کرو کہ اگر اور لوگ احسان کریں تب بھی تم احسان کرو گے اور اگر اور لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم اور برائی کا رویہ اختیار نہ کرو گے۔ بلکہ احسان ہی کرو گے۔

(ترمذی)

بقیہ۔ بارھویں ختم نبوت کانفرنس

الحدیث کشمیر ریلیف کمیٹی مکہ مکرمہ کے سربراہ اور حرکتہ الانصار کے سرپرست مولانا عبدالحفیظ مکی نے کرائی۔

کانفرنس کے دوران بعد نماز مغرب مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مجلس ذکر بھی کرائی اور اصلاحی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قلوب کو زندہ کرنے اور عبادات کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے ذکر اللہ کی کثرت بہت زیادہ ضروری ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ کم از کم دو سو مرتبہ لا الہ الا اللہ۔ ۴ مرتبہ الا اللہ۔ ۶ مرتبہ اللہ اللہ اور ایک سو مرتبہ اللہ کا ورد کرے اور ہر نماز کے ساتھ ایک سو مرتبہ درود شریف کی تسبیح اور ایک سو مرتبہ استغفار کی تسبیح اور ایک ایک سو مرتبہ سبحان اللہ' الحمدللہ' اللہ اکبر کی تسبیح پڑھا کرے اور بعد نماز عشاء سونے سے قبل پندرہ منٹ مراقبہ کرکے تمام دنیا کے کٹے ہوئے اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور فرض نمازوں کے ساتھ تہجد کا بھی اہتمام کرے۔

بقیہ۔ وزیر چیناں

کسی مسلمان کو کافر کہنا اور بے جواز' بے جا اور محض پروپیگنڈہ پر اس کی کفر کی طرف نسبت کرنا گناہ عظیم ہے۔ لیکن جس کے کفر کی بہار یہود و نصاریٰ سے مستعار لی گئی ہو اور جس کی لخت جگر' دختر نیک اختر کسی کافر کے گھر کی دلہن اور رونق ہو اور جس کے تعلقات مشہور قادیانی بھیڑیئے ایم ایم احمد کے ساتھ ہوں اس کو کوئی عالم حق اور عاشق رسول کس طرح مسلمان کہے گا؟

نگران وزیراعظم کے بارے میں یہ الزامات واضح ہونے چاہئیں اور مسلمانوں کو عموماً" اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان اعتراضات کو خصوصاً" ان اعتراضات کا جواب دے کر بطریق احسن مطمئن کیا جانا چاہئے کیونکہ اس معاملہ میں اغماض اور چشم پوشی کرنا بذات خود ان اعتراضات کی صحت کو تقویت پہنچاتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر خطرناک بات یہ ہے کہ جس ملک کا منتظم اعلیٰ کفر کی ان کڑیوں میں جکڑا ہوا ہو کیا وہ ملک اسلامی اسٹیٹ کہلانے کا حق دار ہے؟

پھر سے بجھ جائیں گی شمعیں جو ہوا تیز چلی
روکے رکھو سر محفل کوئی خورشید اب کے

بقیہ۔ حضرت ام سلیمؓ

حضرت عبداللہ کی ولادت ہوئی اور یہ عبداللہ بہت بڑے عالم ہوئے اور حضورؐ کی دعا کا اثر یہ ہوا کہ ان کی نسل میں بہت بڑے بڑے علماء پیدا ہوتے رہے۔

(بہشتی زیور ص ۲۸ ج ۸)

صبر و تحمل اور تسلیم و رضا کے ایسے مظاہرے کی نظیر چشم فلک نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ اس جلیل القدر صحابیہؓ کا درخشندہ اور تابندہ کردار مسلمان عورتوں کے لئے تاابد مشعل بنا رہے گا۔ اسی غرض سے ان کی حیات کے یہ چند نقوش پیش کردیئے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ آج کی ہر خاتون کو ان صحابیات کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

بقیہ۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ

صاحب کو خدا نے جواب کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ فوراً" ارشاد ہوا۔

بگفتنش کہ نہ این حجت قوی باشد
حباب بر سر آب و گہر تہ دریا است

یعنی آپ کا یہ استدلال بالکل فضول ہے کیونکہ حباب ہمیشہ پانی کے اوپر ہوتا ہے اور موتی دریا کی تہ میں۔ یہ سنتے ہی فارسی دان انگریز کو وہاں ٹھہرنے کی ہمت نہ ہوئی اور شرمندہ ہو کر چلتا بنا۔

گدھے اور گھوڑے

ایک روز ایک اور انگریز حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں آیا اور ازراہ تمسخر بولا۔

"تمام انگریز ایک رنگ اور ایک روپ کے ہوتے ہیں۔ مگر کیا وجہ ہے کہ آپ کی قوم کے رنگ مختلف ہیں۔ کوئی گورا' کوئی کالا' کوئی گندمی' کوئی سانولا۔ آخر اس اختلاف رنگ کی کیا وجہ ہے؟ شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھئی ہم نے گدھوں کا رنگ ہمیشہ یکساں ہی دیکھا ہے۔ مگر گھوڑوں کا رنگ یکساں نہیں ہوتا۔ گھوڑوں میں کوئی سبزہ' کوئی نقرہ' کوئی سمند' کوئی کمیت' کوئی سرنگ اور کوئی ابلق ہوتا ہے۔ یہ سننا تھا کہ صاحب بہادر حواس باختہ اور کچھ غصہ ہو کر رفوچکر ہوئے۔ مگر گدھے سے گھوڑا بننا ان کے بس کی بات نہ تھی۔

بقیہ۔ مجرم کا ایفائے عہد

سب حاضرین کی طرف سے نعرہ مسرت بلند ہوا اور خلیفہ وقت حضرت فاروق اعظمؓ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا اور فرمایا۔

"مدعی نوجوانو! تمہارے باپ کا خون بہا میں بیت المال سے ادا کروں گا اور تم اپنی اس نیک نفسی کے ساتھ فائدہ بھی اٹھاؤ گے۔"

انہوں نے عرض کیا۔

"اے امیرالمومنینؓ! ہم اس حق کو خاص خدا کی خوشنودی کے لئے معاف کرچکے ہیں۔ لہٰذا اب ہمیں کچھ لینے کا حق نہیں اور نہ لیں گے۔"

یہ ایفائے عہد کا کرشمہ تھا کہ جو ایسے نازک وقت پر مجرم سے قصاص نہ لیا جاسکا اور اس کی جان بچ گئی اور اس عجیب و غریب ایفائے عہد کا واقعہ ایسی مسرت و شادمانی پر ختم ہوا۔

بقیہ۔ درس قرآن

تیسری چیز جس کی اس آیت میں ممانعت فرمائی گئی وہ یہ ہے کہ کوئی کسی کی غیبت اور بدگوئی نہ کرے۔ غیبت یعنی کسی کی غیر حاضری میں اس کے عیوب بیان کرنا۔ ایک تو بزدلی ہے۔ دوسرے اس کے ساتھ چھپی دشمنی ہے اور تیسرے اس کی تذلیل ہے۔ صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی جانتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کسی کی پس پشت ایسی بات کرنی جو اسے ناگوار ہو۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر اس میں دراصل وہ بات موجود ہو تو پھر کیا؟ فرمایا یہی تو غیبت ہے۔ اگر واقعتاً" وہ بات موجود نہ ہو تب تو بہتان ہے۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب قبر ہو رہا ہے۔ ایک کو لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے' دوسروں کو پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ **الغیبت اشد من الزنا**۔ یعنی غیبت زنا سے بھی بدتر ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یہ کیسے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ایک شخص زنا کرتا ہے پھر توبہ کرلیتا ہے تو اس کا گناہ معاف ہوجاتا ہے اور غیبت کرنے والے کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب تک وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لے جایا گیا تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا کہ جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے چہروں اور بدن کا گوشت نوچ رہے تھے۔ میں نے جبرئیل امین سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرئیل امین نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائی کی غیبت کرتے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔ **الامان و**

الحفیظ۔

ایک بار کسی بزرگ کی کسی نے غیبت کی ان کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے بہت سا حلوہ پکوا کر اس غیبت کرنے والے شخص کے پاس بھجوا دیا اور کہلایا کہ یہ حقیر سا تحفہ اس کرم کے عوض میں جو آپ نے مجھ پر فرمایا۔ جب یہ حلوہ اس کے پاس پہنچا تو بہت تعجب کیا۔ حلوہ بھیجنے والے بزرگ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ جس کی غیبت کی جاتی ہے' خدا اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس کو عطا کر دیتا ہے۔ پس اس احسان کے عوض میں نے یہ تحفہ حاضر کیا تھا۔

اللہ اللہ! غیبت میں آج مسلمان کیسے مشغول اور مبتلا ہیں۔ ایسی حرام اور ناپاک شے جو زنا سے بھی بدتر ہو جو اپنی نیکی کے زوال کا باعث ہو۔ وہ مسلمانوں کی مجلسوں کی رونق اور مسلمانوں کا محبوب مشغلہ ہو۔ معاذ اللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان میں رکھے کہ ہم لوگ اس سے بہت ہی غافل ہیں۔ عوام کا ذکر نہیں خواص اس میں مبتلا ہیں۔ ان لوگوں کو چھوڑ کر جو دنیادار کہلاتے ہیں' دین داروں کی مجالس بھی بالعموم اس سے کم خالی ہوتی ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ غضب کہ اس کو غیبت بھی نہیں سمجھا جاتا۔ آگے آیت میں اس غیبت کی برائی کو ایک مثال سے سمجھایا جاتا ہے کہ بھلا کوئی بھائی کا مردہ گوشت کھانا پسند کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کسی کو پسند نہیں ہو سکتا تو جس کی غیبت ہوتی ہے۔ وہ غائب ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو مردہ سے تشبیہہ دی یعنی وہ مردہ کے مانند بے خبر ہے اور یہ اس کی برائی کرتا اس کا گوشت کھاتا ہے۔ انسان اور وہ بھی بھائی اس کا زندہ گوشت کوئی کھانا پسند نہیں کرتا ہے چہ جائیکہ مردار گوشت۔ احادیث میں بکثرت اس قسم کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کی غیبت کی گئی اس کا حقیقتاً" گوشت کھایا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ چند لوگوں کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ دانتوں میں خلال کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے تو آج گوشت چکھا بھی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں شخص کا گوشت تمہارے دانتوں کو لگ رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس کی غیبت کی تھی۔ احادیث میں ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو عورتوں نے روزہ رکھا۔ روزہ میں اس شدت سے بھوک لگی کہ ناقابل برداشت بن گئی۔ ہلاکت کے قریب پہنچ گئیں۔ صحابہ کرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضورؐ نے ایک پیالہ ان کے پاس بھیجا اور ان دونوں کو اس میں قے کرنے کا حکم فرمایا۔ دونوں نے قے کی تو اس میں گوشت کے ٹکڑے اور تازہ کھایا ہوا خون نکلا۔ لوگوں کو حیرت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے حق تعالیٰ شانہ کی حلال روزی سے تو روزہ رکھا اور حرام چیزوں کو کھایا کہ دونوں عورتیں لوگوں کی غیبت کرتی رہیں۔

الغرض یہاں آیت میں بتایا گیا کہ مسلمان بھائی کی غیبت کرنا ایسا گندہ اور گھناؤنا کام ہے جیسے کوئی اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت نوچ نوچ کر کھائے۔ آخر میں فرمایا جاتا ہے کہ ان نصیحتوں پر کاربند وہی ہو گا۔ جس کے دل میں خدا کا ڈر ہے تو ایمان اور اسلام کا دعویٰ رکھنے والوں کو واقعی طور پر اس خداوند قدوس کے غضب سے ڈر کر ایسی ناشائستہ حرکتوں کے قریب بھی نہ جانا چاہئے اور اگر پہلے کچھ غلطیاں اور کمزوریاں سرزد ہوئی ہیں تو اللہ کے سامنے صدق دل سے توبہ کرے۔ وہ اپنی مہربانی سے معاف فرما دے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تواب الرحیم ہے۔

اس آیت میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

"اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور کسی کے عیب کا سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔ کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھا لے اس کو تو ضرور ناگوار سمجھتے ہو پس غیبت بھی اسی کے مشابہ ہے اس سے بھی نفرت ہونی چاہئے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور غیبت چھوڑ دو اور توبہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔"

قرآن مجید کی ان اخلاقی اور معاشری ہدایتوں پر عمل کرنا اگر ہم سیکھ لیں تو آج دنیا میں بھی ایک حد تک جنت کا مزہ آنے لگے۔ آج جبکہ مسلمانوں میں باہم نظم اور اتحاد اور اتفاق کی شدید ضرورت ہے۔ تو یہ چیزیں یعنی بدگمانی' جاسوسی' غیبت اس اتفاق اور اتحاد کے لئے سم قاتل اور زہر ہلاہل سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اسلام اور ایمان کی حفاظت فرمائیں اور ہماری زبانوں کو غیبت کے گناہ سے خصوصاً" محفوظ رکھیں۔

یہاں چند فقہی مسائل غیبت سے متعلق ملاحظہ ہوں۔

مسئلہ نمبر۱۔ غیبت کا بقصد و اختیار سننا بھی ایسا ہی ہے جیسے خود غیبت کرنا۔ (معارف القرآن جلد ۸)

مسئلہ نمبر۲۔ بچے اور مجنون اور کافر ذمی کی غیبت بھی حرام ہے کیونکہ ان کی ایذاء بھی حرام ہے اور جو کافر حربی ہیں اگرچہ ان کی ایذاء حرام نہیں مگر اپنا وقت ضائع کرنے کی وجہ سے پھر بھی غیبت مکروہ ہے۔ (معارف القرآن جلد ۸)

مسئلہ نمبر۳۔ غیبت جیسے قول و کلام سے ہوتی ہے ایسے ہی فعل یا اشارہ سے بھی ہوتی ہے۔ (معارف القرآن جلد ۸)

مسئلہ نمبر۴۔ بعض صورتوں میں غیبت کی اجازت ہے مثلاً" کسی شخص کی برائی کسی ضرورت یا مصلحت سے کرنا پڑے تو وہ غیبت میں داخل نہیں بشرطیکہ وہ ضرورت و مصلحت شرعاً" معتبر ہو۔ جیسے کسی ظالم کی شکایت کسی ایسے شخص سے کرنا جو ظلم کو دفع کر سکے یا کسی کی اولاد یا بیوی کی شکایت اس کے باپ اور شوہر سے کرنا جو ان کی اصلاح کر سکے یا کسی واقعہ کے متعلق فتویٰ حاصل کرنے کے لئے صورت واقعہ کا اظہار کرنا یا مسلمانوں کو کسی شخص کے دینی یا دنیوی شر سے بچانے کے لئے کسی کا حال بتلانا یا کسی معاملہ کے متعلق مشورہ لینے کے لئے اس کا حال ذکر کرنا یا جو شخص سب کے سامنے کھلم کھلا گناہ کرتا ہے اور اپنے فسق کو خود ظاہر کرتا ہے اس کے اعمال بد کا ذکر بھی غیبت میں داخل نہیں مگر بلا ضرورت اپنے اوقات ضائع کرنے کی بناء پر مکروہ ہے۔ (معارف القرآن جلد ۸)

مسئلہ نمبر۵۔ کسی کی برائی اور عیب ذکر کرنے سے مقصود اس کی تحقیر نہ ہو بلکہ کسی ضرورت و مجبوری سے ذکر کیا گیا ہو۔ (معارف القرآن جلد ۸)

ابھی اس سلسلہ میں مزید ہدایات اگلی آیات میں جاری ہیں۔ جس کا بیان انشاء اللہ آئندہ درس میں ہو گا۔

دعا کیجئے

حق تعالیٰ ہم کو ان قرآنی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں اور ہماری زبانوں کو اور اعضاء و جوارح کو تمام گناہوں سے عموماً" اور غیبت و بدگمانی و تجسس کے گناہوں سے خصوصاً" محفوظ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنا حقیقی خوف و ڈر ہمارے دلوں کو نصیب فرمائیں تاکہ ہم کو تمام گناہوں سے توبہ نصیب ہو۔

اللہ تعالیٰ ہماری گزشتہ تقصیرات کو معاف فرما دیں اور ان پر سچے دل سے توبہ کرنے کی توفیق مرحمت فرما دیں اور اپنی رحمت سے ہماری توبہ کو قبول فرما دیں۔ (آمین)

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ۔ اداریہ

- یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ملک میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ سالہاسال سے اسلامی نظریاتی کونسل کی مرتب کردہ سفارشات کو قومی اسمبلی میں پیش کرکے اس پر قانون سازی کی جائے۔
- یہ اجتماع مقبوضہ جموں و کشمیر میں آزادی کے متوالے حریت پسندوں کی مکمل حمایت کا اعلان کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وادی جموں و کشمیر میں بھارتی مسلح افواج اور پولیس کے مظالم کے خلاف بین الاقوامی سطح پر آواز بلند کرے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیری مظلوم عوام کی آزادی کے لئے جہاد کا اعلان کیا جائے۔ نیز یہ اجتماع بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں اور بالخصوص مسلمان خواتین کی آبروریزی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور عالم اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بوسنیا کے مظلوم و محکوم مسلمانوں کی عملی مدد کرے۔
- یہ اجتماع ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی' عریانی اور جنسی بے راہ روی' سنسنی خیزی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نئی نسل کو فحاشی کے سیلاب سے بچانے کے لئے مخرب الاخلاق ڈراموں' بلیو پرنٹ فلموں کے علاوہ سی این این' ایس ٹی این اور ڈش اینٹینا کے ذریعہ پروگراموں کو فی الفور بند کیا جائے۔ نیز غیر ملکی ثقافتی طائفوں پر پابندی عائد کی جائے۔

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اول
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانۃ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے چودھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۰۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۰۰ روپے ڈاک خرچ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸